



شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

اصول السکائی ج ۲

۳۰۰

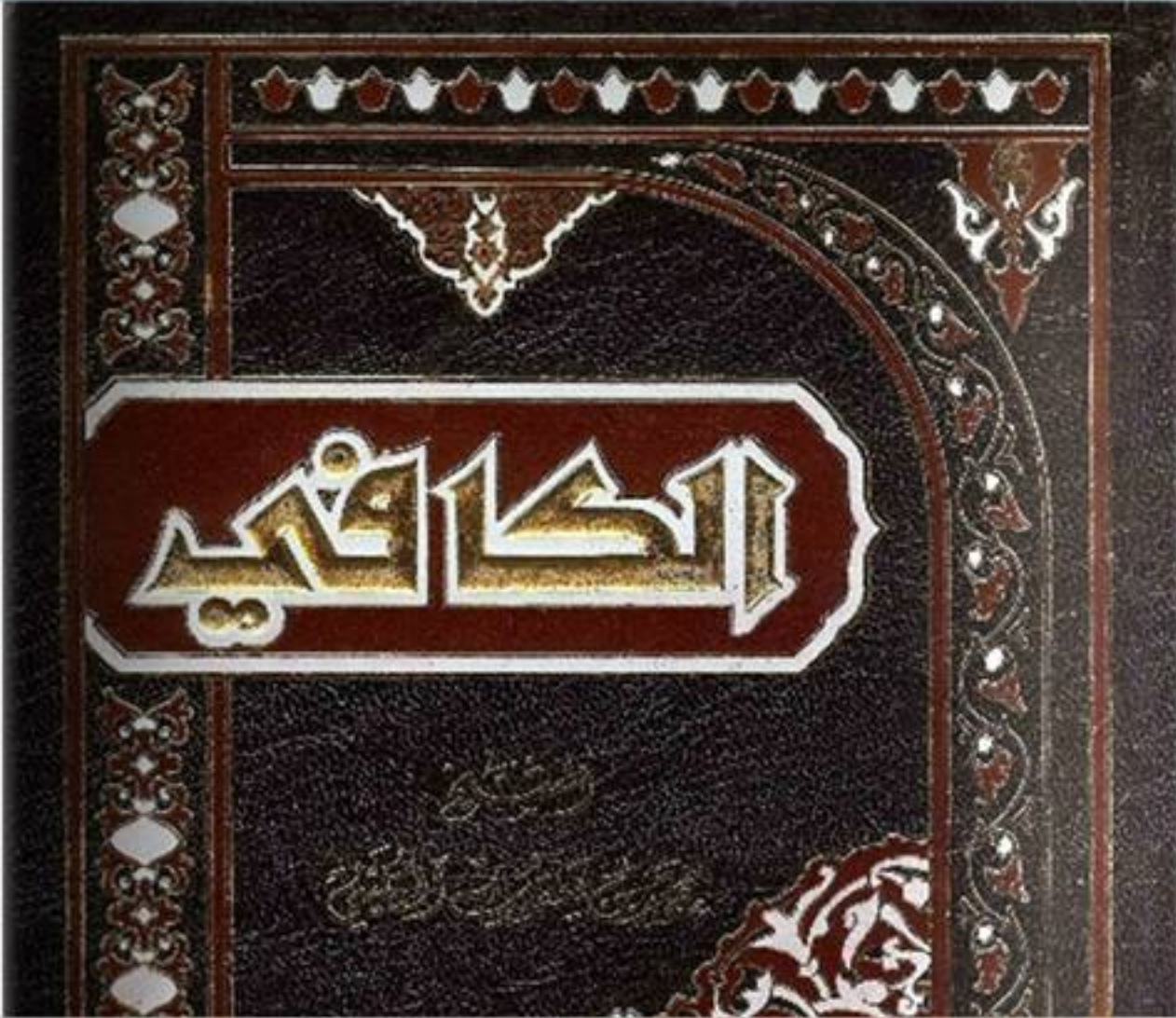
یَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: سَلِمْتُ مَوْلَاكَ ذَكَرْتُ أَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ (لَا سُورَةُ يَسٍ، فَيَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَنْقُذُ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ أَيْبَعِدُ مَا قَرَأَ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا بَأْسَ.

۲۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَنَا أَسْتَمِعُ حُرُوفًا مِنَ الْقُرْآنِ لَيْسَ عَلَى مَا يَفْرَأُهَا النَّاسُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كُفْتُ عَنْ هَذِهِ الْفِرَاقَةِ، أَفَرَأَى كَمَا يَفْرَأُ النَّاسُ حَتَّى يَقُومَ الْقَائِمُ، فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ عليه السلام قَرَأَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى خَدِّهِ، وَأَخْرَجَ الْمُصْحَفَ الَّذِي كَتَبَهُ عَلَيْهِ عليه السلام، وَقَالَ: أَخْرَجَهُ عَلَيَّ عليه السلام إِلَى النَّاسِ حِينَ قَرَعُ مِنْهُ وَكَتَبَهُ فَقَالَ لَهُمْ: هَذَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا أَنْزَلَهُ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ عليه السلام، وَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ، فَقَالُوا هُوَ قَدْ جِئْنَا مُصْحَفَ جَمِيعِ فِيهِ الْقُرْآنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ: أَمَّا وَاللَّهِ مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هَذَا أَبَدًا، إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ أَنْ أُخْبِرَكُمْ حِينَ جَمَعْتُهُ لِتَرَوْهُ.

۲۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَفْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ ثُمَّ يَفْرَأُهُ ثُمَّ يَنْسَاهُ أَعْلَيْهِ فِيهِ خَرَجٌ؟ فَقَالَ: لَا.

۲۶ - عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبِي عليه السلام: مَا حَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ إِلَّا كَفَرَ.

۲۷ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيْسَى، جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ مَعْبُودٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ سَدِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سُورَةُ الْمُلْكِ مِنَ النَّاسِغَةِ، تَنْتَعِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَهِيَ مَكْتُوبَةٌ فِي الثُّورَةِ سُورَةُ الْمُلْكِ، وَمَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَتِهِ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطْلَبَ وَلَمْ يُكْثَبْ بِهَا مِنَ الْعَاقِلِينَ، وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ بِهَا بَعْدَ عِشَاءِ الْآخِرَةِ وَأَنَا جَالِسٌ، وَإِنَّ زَايِدِي عليه السلام كَانَ يَفْرَأُهَا فِي



"ہشام بن سالم نے حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

جو قرآن جبرائیل امین حضور پاک پر لے کر آئے تھے، اس میں سترہ ہزار آیات تھیں۔"

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَمَّا نَحْنُ فَتَفَرَّغْنَا عَلَى فِرَاقِهِ.

۲۹ - عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جِبْرَائِيلُ عليه السلام إِلَى مُحَمَّدٍ عليه السلام سَبْعَةٌ عَشَرَ أَلْفَ آيَةٍ.

ثُمَّ كِتَابَ فَضَّلِ الْقُرْآنَ بِمَنُو وَجُودِهِ وَيَتْلُوهُ كِتَابُ الْعِشْرَةِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.





شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

۴۰۳

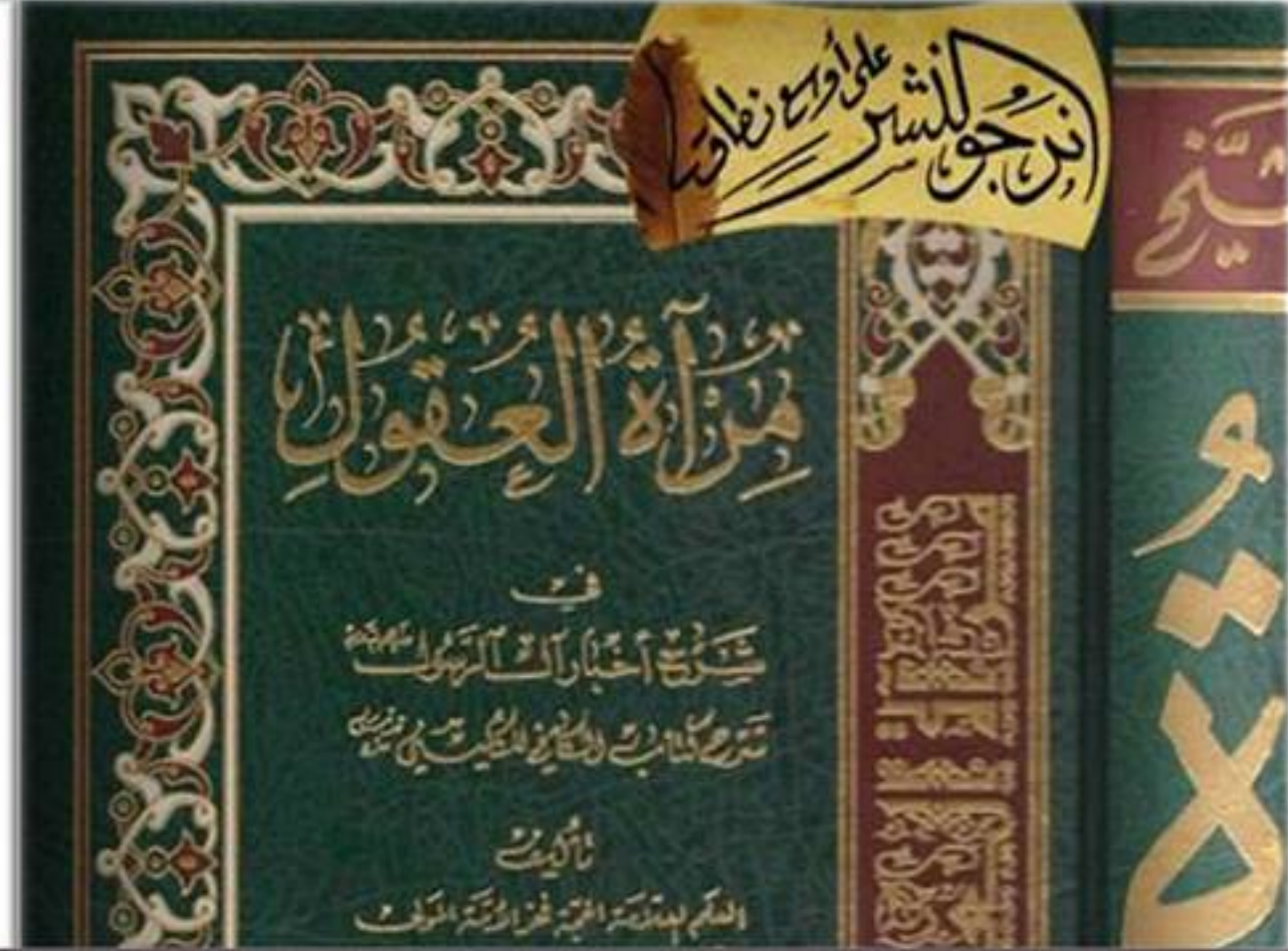
کتاب فضل القرآن/ باب النوافر

۲۸ - عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جِبْرَائِيلُ عليه السلام إِلَى مُحَمَّدٍ عليه السلام سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ آيَةٍ. ثُمَّ كِتَابَ فَضْلِ الْقُرْآنَ بِمَنْثِهِ وَجُودِهِ وَيَتْلُوهُ كِتَابُ الْعِشْرَةِ



(الحديث الثامن والعشرون): موثق. وفي بعض النسخ عن هشام بن سالم موضع هارون بن مسلم، فالخير صحيح ولا يخفى أن هذا الخبر وكثير من الأخبار الصحيحة صريحة في نقص القرآن وتغييره، وعندني أن الأخبار في هذا الباب متواترة معني، وطرح جميعها يوجب رفع الاعتماد عن الأخبار رأساً بل ظني أن الأخبار في هذا الباب لا يقصر عن أخبار الإمامة فكيف يشتونها بالخبر.

یہ بوجہ رفع الاعتماد علی القرآن لانه اذا ثبت تحریفه ففي كل آية جویزهم عليه السلام علی قراءة هذا القرآن والعمل به متواتر معلوم إذ لم یمن الأصحاب أن أحداً من أئمتنا أعطاه قرأناً أو علمه قراءة، وهذا الأخبار، ولعمري كيف یجترون علی التکلیفات الرکیكة في تلك قبل في هذا الخبر إن الآيات الزائدة عبارة عن الأخبار القدسية أو لآیات أكثر وفي خبر لم یکن أن الأسماء كانت مکتوبة علی الهامش ببر واه تعالی یعلم وقال السيد حیدر الأملي في تفسیره أكثر القراءور القرآن بأسرها مائة وأربعة عشر سورة وإلى أن آیاته ستة آلاف یستون آية وإلى أن کلماته سبعة وسبعون ألفاً وأربعمائة وسبع وثلاثون حروفه ثلاثمائة ألف واثنتان وعشرون ألفاً وستمائة وسبعون حرفاً ثلاثة وتسعون ألفاً ومائتان وثلاثة وأربعون فتحة، وإلى أن ضماتهان مائة وأربع ضمات وإلى أن کسراته تسع وثلاثون ألفاً وخمسمائة کسرة، وإلى أن تشدیداته تسعة عشر ألفاً ومائتان وثلاثة وخمسون مداته ألف وسبعمائة واحد وسبعون مدة وإلى أن همزاته ثلاثة آلاف



اصول کافی کی ایک روایت کہ "ہشام بن سالم نے حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

"جو قرآن جبرائیل امین حضور پاک پر لے کر آئے تھے، اس میں سترہ ہزار آیات تھیں۔"

کے متعلق ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ:

اٹھائیسویں حدیث: اسکی توثیق کی گئی ہے، اور بعض نسخوں میں ہارون بن مسلم کی جگہ ہشام بن سالم کا نام ہے،

لہذا یہ روایت صحیح ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ یہ روایت اور بہت سی صحیح روایات قرآن مجید میں کی اور تحریف پر صراحت کرتی ہیں۔

اور میرا موقف یہ ہے کہ اس موضوع کی روایات متواتر معنوی ہیں،

اور اگر ان تمام روایات کو چھوڑ دینا (تسلیم نہ کرنا) ہر قسم کی روایات کو کلیۃً ختم کر دیتا ہے۔

اور میرا گمان یہ ہے کہ اس موضوع کی روایات امامت والی روایات سے کم نہیں ہیں،

تو لوگ (امامت) کو روایات کے ذریعہ کیسے ثابت کرتے ہیں (اگر تحریفِ قرآن کو نہیں مانتے تو)۔

"مرآة العقول فی شرح أخبار آل الرسول، جلد ۲، صفحہ ۴۳"

شیعہ اور عقیدہ تحریف قرآن



کتاب بخت ۲۵۴ اشان

کتاب بخت ۲۵۴ اشان

قرآن کی آیت میں تبدیلی کر دی گئی۔

الثنانی

کتاب الحجة
خلافت رسالت نبوی، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقل الاسلام ملا محمد مولا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا الاستاذ فخر حسن صاحب قلم مدظلہ العالی نقوی الازہری

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی
مفت دومستکتب

ناشر

فلسفہ میم پبلیکیشنز سٹریٹ (جبریل) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

۶۲ - أَحْمَدُ . عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ . عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مِثَاجٍ . عَمْرُو أَخْبَرَهُ قَالَ : قَرَأَ رَجُلٌ
عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : « قُلْ أَعْمَلُوا قَسِيرَ اللَّهِ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ » فَقَالَ : لَيْسَ هَكَذَا هِيَ
إِسْمَاءُ هِيَ وَالْمُؤْمِنُونَ . فَتَحَنَّنَ الْمُؤْمِنُونَ .

۶۲۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے یہ آیت پڑھی ”عمل کرو (لیکن یہ سمجھتے ہوئے) اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسول اور مخصوص مومنین، آپ سمجھ گئے کہ مومنین سے یہ عام مومنین کو سمجھا ہے فرمایا تو نے جو سمجھا ہے وہ غلط ہے مومنین کے دو معنی ہیں ایک ایمان لانے والا اور دوسرے لوگوں کو غلط فتویٰ وغیرہ سے امان دلانے والا، اور ہم وہ ہیں جن کو خدا نے غلطی سے محفوظ رکھا ہے یعنی اللہ و رسول کے ساتھ، عام لوگ رویت اعمال غلاتی کے گواہ اس دنیا میں کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ خدا نے ان میں یہ طاقت نہیں دی، یہ رویت تو صرف ایسے ہی لوگوں سے متعلق ہو سکتی ہے جو صاحب عصمت ہوں اور دنیا کا ہر پردہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہٹا ہوا ہو اور وہ سولے آئمہ معصومین علیہم السلام کے دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔

۶۳ - أَحْمَدُ . عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ . عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ الْحَكَمِ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : « هَذَا
مِنْ أَمْرِ عَلِيٍّ مُسْتَقِيمٌ »

۶۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن میں تو یہ آیت یوں ہے ہذا امر اعلیٰ مستقیم لیکن آیت کا نزول یوں ہوا ہذا امر اعلیٰ مستقیم۔

۶۴ - أَحْمَدُ . عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَسْبَلَاءِ . عَنْ أَبِي حَمْزَةَ . عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ : نَزَلَ جِبْرِيلُ بِهَذِهِ الْآيَةِ هَكَذَا : « قُلْ أَكْثَرُ النَّاسِ (يُؤَلِّفُونَ بَيْنَ) إِلَّا كُفُورًا » قَالَ : وَنَزَلَ
جِبْرِيلُ بِهَذِهِ الْآيَةِ هَكَذَا : « وَفَلِ الْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ (فِي وَلايَةِ عَلِيٍّ) فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن



کتاب الحجت ۷۲۶ اشانی

کتاب الحجت ۷۲۶ اشانی

قرآن سے امیر المومنین کا لفظ نکال دیا گیا۔

أَبَا الْحَسَنِ عَلِيٍّ لَمْ يُسَمَّيْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَطْ ؛ قَالَ : لِأَنَّهُ يَمِيرُهُمُ الْعِلْمُ ، أَمَا سَمِعْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَ أَمِيرَ أَهْلِنَا ، وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ : لِأَنَّ مِيرَةَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عِنْدِهِ يَمِيرُهُمُ الْعِلْمُ .

۳۔ مومنین کا توشہ علم ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الْقُرَظِيِّ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : فُلْتُ لَهُ : لِمَ سَمَّيْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : اللَّهُ سَمَّاهُ ، وَ هَكَذَا أُنْزِلَ فِي كِتَابِيهِ : «وَ إِذَا أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ » وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولِي وَ أَنَّ عَلِيًّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ .

۴۔ ہمارے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حضرت علی کا نام امیر المومنین کیوں ہوا۔ فرمایا کتاب خدا میں پونہی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جب خدا نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا ہے۔
توضیح: قرآن میں امیر المومنین کا لفظ نہیں ہے پس یا تو یہ مانع القرآن نے مذکور کیا ہے یا پھر یہ مضمون حدیث قدسی ہے۔

ایک سو ساتواں باب

ولایت کے متعلق نکات و لطائف

(باب ۱۰۷)

فِيهِ نَكْتُ وَ نُفَتْ مِنَ التَّنْزِيلِ فِي الْوَلَايَةِ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا

الثنائي

کتاب الحجۃ
خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقل الاسلام ملا محمد مولا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسین صاحب قلم مدظلہ العالی نقوی الہادی دہلوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مفت دومستد کتب

ناشر

فلف شرمیم پبلیکیشنز سٹریٹ (جبریل) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

شیعہ اور عقیدہ تحریف قرآن



الثانی

کتاب مستطاب

۲۲۲

۲۲- آسیہ، اور ہم نے عہد لیا آدم سے پہلے ہی، پس وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہ پایا کہ متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا وہ عہد تھا محمد اور ان کے بعد والے آئمہ کے متعلق آدم نے اس کو ترک کیا اور ان میں عزم نہ پایا گیا دینی محمد اور آل محمد کے توسل کو ترک کیا۔ بعد میں ان کے توسل سے دعا مانگی اور اولوالعزم اس لئے انبیاء کو کہا کہ انھوں نے حضرت رسول خدا اور ان کے اوصیاء اور امام مہدی اور ان کی سیرت کے متعلق جو عہد کیا تھا اس پر قائم رہے اور اس کا اقرار کیا

۲۳- الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَيْسَى الْقُتَيْبِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ: «وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلِ (كَلِمَاتٍ فِي تَحِيَّةٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ) فَتَسِيءُ هَكَذَا وَاللَّهِ نَزَلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۲۳- امام جعفر صادق علیہ السلام نے آسیہ بقدر عہدنا کے متعلق فرمایا کہ وہ کلمات تھے محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین اور ان آئمہ کے متعلق جو ان کی ذریت سے ہونے والے تھے آدم ان کو بھول گئے واللہ محمد پر یہی نزول آیت ہوا۔

۲۴- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ النَّصْرِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَاهٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ الثَّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: «أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ نَبِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَمِيتُ بِالَّذِي أَوْحَى إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ، قَالَ: إِنَّكَ عَلَى وَلايَةِ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ»

۲۴- آسیہ۔ اے رسول مضمحل سے قائم رہو اس پر جو تمہیں وحی کی گئی ہے کہ تم صراط مستقیم پر ہو، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا کہ اے رسول تم ولایت علی پر قائم رہو اور علی صراط مستقیم ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

الثانی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقل الاسلام ملا محمد فاضل مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

تبیین

قرآن کی آیت میں تبدیلی کر دی گئی۔

اے اس سے انکار کر دیا۔



شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب

۸۷

فصل - حدیث ثقلین اور کتب شریعت

کوثر پر وارد ہوں اور صفار نے بصائر الدرجات میں اور عیاشی نے تفسیر میں حدیث ثقلین کو بسند ہائے بسیار طریق اہل بیت سے روایت کی ہے اور بصائر میں حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ خدا نے زمین میں تین محترم چیزیں قرار دی ہیں۔ قرآن، میری عترت اور خانہ خدا ہے۔ لیکن قرآن میں لوگوں نے تحریف کی اور تفسیر کر دیا۔ اسی طرح کعبہ کو بھی

(بقیہ حاشیہ گذشتہ) کے ساتھ صنم کرنا کچھ فائدہ نہیں رکھتا خاص کر عزت کچھ دخل نہ ہوگا بلکہ ہر شخص اور ہر چیز اسی طرح ہے کہ جب کتاب کے موافق ہو تو حجت ہوگی لہذا عزت کی تخصیص کرنا اور یہ قطعی فرمان کہ وہ اور کتاب آپس سے تار و ز قیامت جدا نہ ہوں گے اس بات کی دلیل ہے کہ انہی کا قول تھا حجت ہے۔ اور عائدہ نے اس حدیث میں یہ احتمال کیا ہے کہ اجماع اہلبیت علیہم السلام حجت ہے مگر اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ معلوم ہے کہ ان کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام بعد جناب رسول خدا بلا فاصلہ ان کے خلیفہ ہیں لیکن شاذ و نادر اس اجماع سے کسی کا خارج ہو جانا ضرر نہیں رکھتا باوجودیکہ اسی حدیث سے یہ استدلال کرنا ممکن ہے کہ ہر زمانہ میں ایک معصوم امام کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے کہ ہم جانتے ہیں کہ جناب رسول خدا نے ہم کو صرف اس لئے اس کلام سے مخاطب فرمایا تاکہ ہمارا عذر قطع کر دیں اور امر دین میں ہم پر حجت تمام کر دیں اور ہماری رہنمائی اس چیز کی طرف فرمادیں جس کے سبب ہم شک و شبہ سے نجات پائیں اور نیدین ثابت کی روایت میں جو کچھ مذکور ہے وَ هَذَا الْخَلِيفَةُ فَيَنْتَهِنَ عَنْ بَعْضِ عَمَلِ كِتَابِ وَعِزَّتِ دُونَ مِيرَسَ بَعْدِ مِيرَسَ خَلِيفَةٍ وَ جَانِشِينَ ہیں کیونکہ معلوم ہے کہ اس سے بھی مراد ہے کہ جس چیز کو میری حالت حیات میں میری طرف رجوع کرتے تھے چاہے کہ میرے بعد ان کی طرف رجوع کر دہم کہتے ہیں کہ یہ امر و مال سے خالی نہیں اول یہ کہ ان کا اجماع حجت ہے جیسا کہ مخالفین نے سمجھا ہے۔ دوسرے یہ کہ ہر زمانہ میں ان کے درمیان ایک معصوم رہتا ہے جس کا قول حجت ہے تو اگر قول اول مراد ہو تو اس صورت میں جناب رسول خدا نے حجت ہم پر تمام نہیں کی اور ہمارا عذر قطع نہیں کیا اس لئے کہ ہمارے درمیان اپنا ایسا کوئی خلیفہ نہیں چھوڑا جو ان کا قائم مقام ہو کیونکہ ہر مسئلہ میں واجب نہیں کہ ان کا اجماع منعقد ہو اور جس پر ان کا اجماع ہو گیا ہے وہ شاید مسائل شریعت ہزار اجزا میں سے ایک جزو پر ہو۔ لہذا کس طرح شریعت میں ہم پر حجت تمام ہوتی ہے اس شخص کے بارے میں جس سے ہماری کوئی حاجت پوری نہ ہو سکے لیکن بہت سے کم اس لئے یہ دلیل اس پر ہے (بقیہ حاشیہ مشہور)

اُردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد سوم

مؤلفہ
علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

ترجمہ
مولوی سید بشارت حسین صاحب کمال مرزا پوری

ناشران
امامیہ کتب خانہ معنل جوہلی لاہور

اندرون موجدہ واوا لاہور

شیعہ اور عقیدہ تحریف قرآن

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب

۲۵۵

فصل ۱۲۔ طرک و سبیل سے مراد ائمہ ہیں۔

اور میں ہوں وہ قرآن جس سے وہ دور ہوئے اور میں ہوں وہ دین جس کی انہوں نے
نے تکذیب کی اور میں ہوں وہ راہ راست جس سے وہ پھرے۔

مناقب میں حضرت صادق علیہ السلام سے خدا کے اس قول آقَمَنْ يَمْشِيْ مُّكِبًا
عَلٰى وَّجْهِهِ اَهْدٰى اَمَّنْ يَمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ جس کا ترجمہ یہ ہے
کہ آیا جو شخص کہ منہ کے بھل گرا ہو زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ شخص جو سیدھا کھڑا ہوا
راہ راست پر چلتا ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ کو راہ راست پر چلتے ہیں۔ ہمارے
دشمن ہیں اور جو لوگ کہ سیدھے چلتے ہیں وہ سلمان، ابو ذر، مقداد، عمار اور خواص
اصحاب امیر المؤمنین ہیں۔ اور محمد بن العباس نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
وہایت کی ہے کہ جو شخص رات کے وقت راہ راست پر چلتا ہے خدا کی قسم وہ علی بن
ابیطالب ہیں اور ان کے اوصیاء علیہم السلام ہیں۔

علی بن ابراہیم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت وَقَالَ الظَّالِمُونَ
اِنْ تَتَّبِعُونَ اِلَّا تَرَجُلًا مَّسْحُورًا اَنْظُرْ كَيْفَ صَرَبُوا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضُلًا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ
سَبِيْلًا سے کہہ کر تم متابت نہیں کرتے مگر اس کی جس پر
جادو کیا ہے دیکھو تمہارے واسطے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں۔ تو وہ گمراہ ہوئے پھر
تمہاری طرف ظن کی کوئی راہ اور سبیل نہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل
ہوئی ہے وَقَالَ الظَّالِمُونَ اِنْ تَتَّبِعُونَ اِلَّا مُحَمَّدًا حَقُّهُ لِيْنِيْ اَنْ لَّوْكَ اَنْظُرْ كَيْفَ صَرَبُوا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضُلًا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ
سَبِيْلًا سے کہہ کر تم متابت نہیں کرتے مگر اس کی جس پر
جادو کیا ہے۔ اور ان کا حق غصب کیا ہے۔ اور فرمایا کہ آخر آیت دوم اس طرح ہے۔
فَلَا يَسْتَطِيعُونَ وَلَا يَتَوَعَّلُوْنَ سَبِيْلًا ط یعنی علی کی ولایت کی طرف کوئی سبیل نہیں
پاتے اور علی سبیل و راہ خدا ہیں لے

لے مولف فرماتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ مراد یہ ہو کہ یہ آیت اس معنی میں نازل ہوئی ہے نہ کہ آیت
کے الفاظ اس طرح رہے ہوں یہ مولف علیہ الرحمہ کا ذاتی قول ہے ورنہ روایات سے پتہ چلتا
ہے کہ قرآن سے آل محمد و علی علیہم السلام کے نام نکال دیئے گئے ہیں امیر المؤمنین نے جو قرآن جمع فرمایا
تھا مخالفوں نے اسی لئے اس کو قبول نہیں کیا کہ اس میں نام کے ساتھ آل محمد علیہم السلام کی مدح موجود تھی
اور ان کے مخالفوں کی نام تمام مذمت درج تھی۔ (مترجم)

حیات القلوب جلد سوم

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ
مولوی سید بشارت حسین صاحب کمال مرزا پوری
ناشر

امامیہ کتب خانہ منسل جوبلی لاہور
از روایات و تفسیر و تہذیب و ادب

ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ آیت

"وَقَالَ الظَّالِمُونَ اِنْ تَتَّبِعُونَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا اَنْظُرْ كَيْفَ صَرَبُوا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضُلًا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيْلًا"

اس طرح نازل ہوئی تھی: "وَقَالَ الظَّالِمُونَ اِلَّا مُحَمَّدًا حَقُّهُ لِيْنِيْ اَنْظُرْ كَيْفَ صَرَبُوا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضُلًا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيْلًا"

مزید فرمایا کہ آخر آیت دوم اس طرح ہے: "فَلَا يَسْتَطِيعُونَ وَلَا يَتَوَعَّلُوْنَ سَبِيْلًا ط"

مترجم قبلہ مولوی سید بشارت حسین کمال مرزا پوری ملا باقر مجلسی سے دو قدم آگے چھلانگ لگاتے ہوئے فرماتے ہیں:

روایات سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن سے آل محمد و علی علیہم السلام کے نام نکال دیئے گئے ہیں۔ امیر المؤمنین نے جو قرآن جمع فرمایا تھا،

مخالفوں نے اسی لئے اس کو قبول نہیں کیا کہ اس میں نام کے ساتھ آل محمد علیہم السلام کی مدح موجود تھی اور ان کے مخالفوں کے نام تمام مذمت تھی۔ (مترجم)

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

۱۱۵ چوتھی فصل۔ آیات بینات اور خدا کی کتاب سے مراد ائمہ ہیں

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم دوسرا باب

قرآن سے ولایت علیؑ نکال کر دوسروں کا ذکر درج کیا گیا۔

ہے کہ اس سے مراد بھی امیرؑ لی کر دیں ہیں اس دمت جلد اسمان سے حضرت صاحب الامرؑ کا نام لے کر ایک آواز آئے گی۔ رتوان کو ان کی اطاعت کرنا پڑے گی) ایضاً۔ اس قول حق تعالیٰ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كَالْكَافِرُونَ یعنی انکار نہیں کرتے ہیں ہماری آیتوں سے مگر کفار۔ انکار نہیں کرتے ہیں سے مراد امیر المومنینؑ ہیں۔

ایضاً۔ بسند معتبر حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت ذَلِك بِأَنَّهُ كَانَ ثَلَاثَ قَائِمِيهِمْ سُلْهُمُ بِالْبَيِّنَاتِ کی تفسیر میں منقول ہے کہ بَيِّنَات سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں۔

کھینے نے حضرت صادقؑ سے اس آیت وَإِذَا نُنَادِيَهُمْ أَيْمَانًا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا إِنَّا عَنْ غَيْرِ هَذَا أَوْ بَدَّلْنَاهُ رُسُلًا آیت ۱۵ جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جو واضح اور روشن ہیں تو وہ لوگ ہماری ملاقات کا یقین نہیں رکھتے یعنی آخرت کا یقین نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ اس قرآن کے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ یا اس کو تبدیل کر دو۔ کی تفسیر میں حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بدل دو علیؑ علیہ السلام کو۔ گویا مراد یہ ہوگی کہ وہ لوگ کہتے تھے کہ ایسا قرآن لاؤ جس میں ولایت علیؑ کا ذکر نہ ہو۔ یا اس قرآن میں علیؑ کے بدلے دوسروں کا ذکر درج کرو۔

بہت سی حدیثوں میں بروایت ابن مہیار وغیرہ حضرت صادقؑ و امام رضا علیہم السلام سے اس آیت وَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْكِتَابَ لَذَرْنَا كَعَبَدِكُمْ کی تفسیر میں وارد ہوا ہے کہ اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ ہمارے پاس قرآن لوح محفوظ ہے۔ تغیر و تبدل سے محفوظ ہے اور تمام کتب آسمانی میں بلند رتبہ اور حکیم ہے۔ یعنی حکمتوں پر مشتمل ہے یا حکم ہے اور

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد سوم

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کمال مرزا پوری

ناشران

امامیہ کتب خانہ منسل جوبلی لاہور

شیعہ اور عقیدہ تحریف قرآن

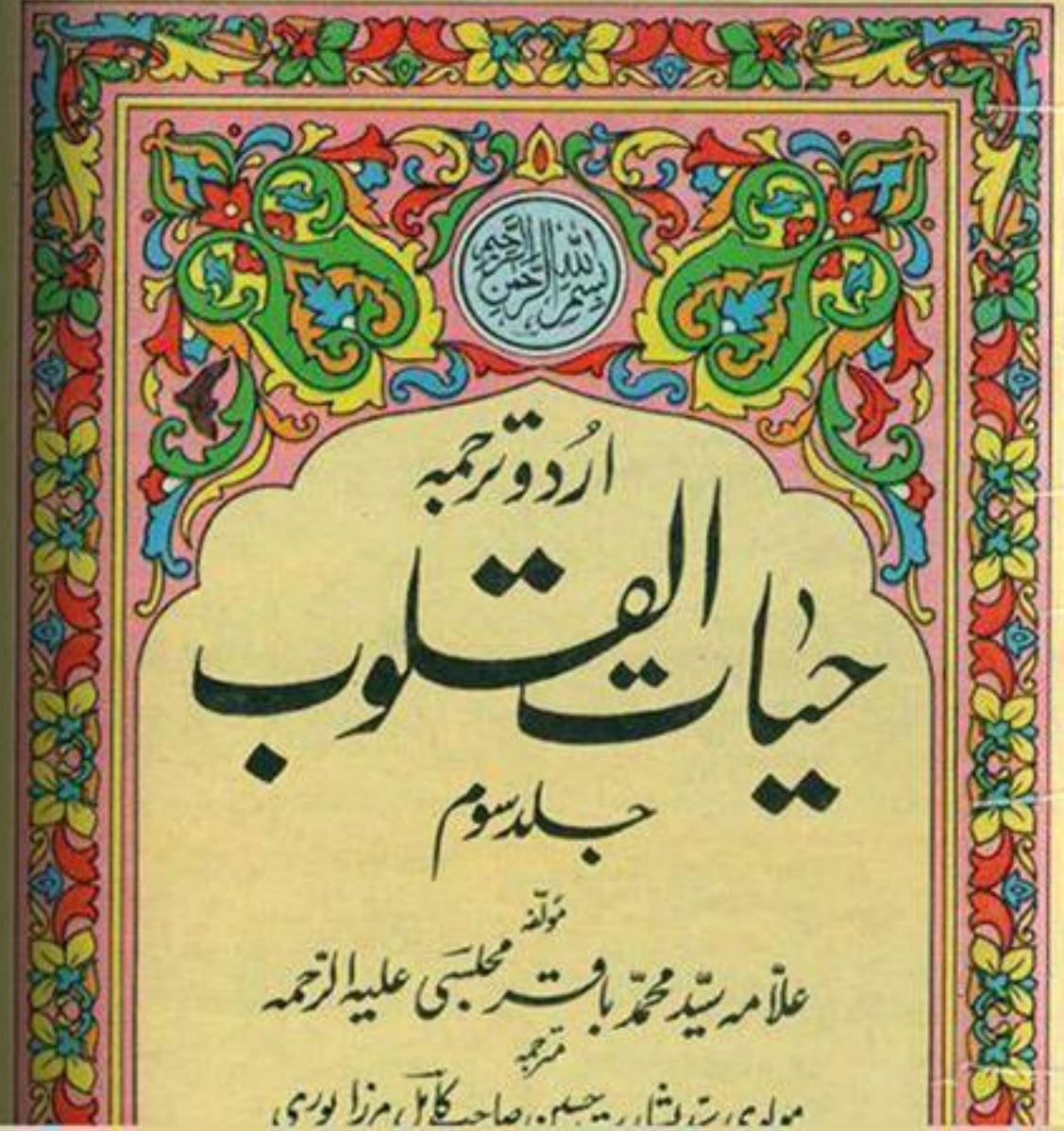
فصل ہندوں میں اور آل ابراہیم میں برگزیدہ ائمہ ہیں

۱۲۳

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب

علی بن ابراہیمؑ نے تفسیر میں بیان کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے وال ابراہیم وال عمران وال محمد علی العالمین آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن سے خارج کر دیا ہے۔ شیخ طوسیؒ نے مجالس میں بسند مستبر ابراہیم بن عبد الصمد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادقؑ کو اس آیت کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحاً وال ابراہیم وال عمران وال محمد علی العالمین لیکن آل محمد کو قرآن سے نکال دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ کتاب تاویل الایات میں امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ داسے ہوان لوگوں پر کہ جب آل ابراہیم وال عمران کو یاد کرتے ہیں خوش ہوتے ہیں اور جب آل محمد کو یاد کرتے ہیں تو ان کے قلوب مگر ہو جاتے ہیں اسی خدا کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی نے ستر پیغمبروں کے مثل عمل کیا ہوگا تو خدا اس کے عمل کو قبول نہ کرے گا اگر اس کے نام عمل میں میری اور علی بن ابیطالب کی محبت ولایت نہ ہو۔

ایضاً ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا ابا الحسن مجھ کو اس وصیت سے آگاہ فرمائیے جو آپ کو حضرت رسولؐ نے فرمائی ہے جناب امیرؑ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے تمہارے لئے دین حق کو انتخاب کیا اور تمہارے لئے اس کو پسند فرمایا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی کیونکہ تم اس کے سب سے زیادہ مستحق اور اہل محبت اور بیشک خدا نے اپنے پیغمبرؐ



آل محمد کو قرآن سے نکال دیا گیا۔

جسے وہی سزا دی گئی تھی جس سے ہمارا اور میرا اور ہمارے بعد ہمارا حلیہ

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَن شَاءَ فَلْيُكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا
وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا ۝

صاف کہہ دیں کہ یہ (قرآن) حق ہے تمہارے رب کی طرف سے، اب جس کا بھی چاہے مان لے اور جس کا بھی چاہے انکار کر دے۔ ہم نے (انکار کرنے والے) ظالموں کے لیے ایک آگ تیار کر رکھی ہے جس کی لہٹیں انہیں گھیرے میں لے چکی ہیں۔ وہاں اگر وہ پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے ان کی قاضی کی جائے گی جو تیل کی تلچٹ جیسا ہو گا اور ان کا منہ بھون ڈالے گا، بدترین پینے کی چیز اور بہت بری آرام گاہ (29)

سُورَةُ الْكَهْفِ

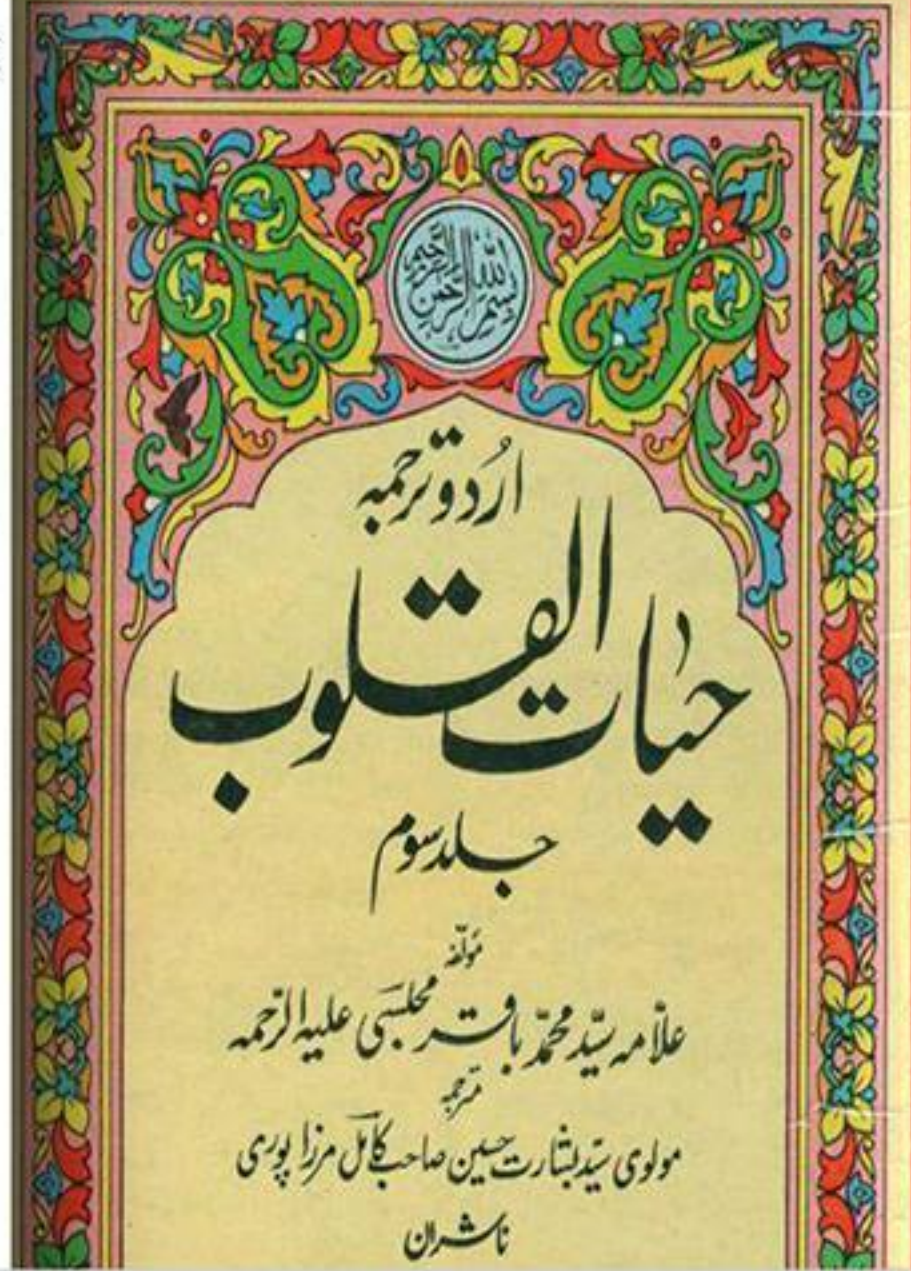
ترجمہ حیاتِ القلوب جلد سوم باب ۳۸۵ فصل ۲۳-۱۸ کی مظلومیت سے متعلق آیتیں۔

اور آپ کے اصحاب مراد ہیں ولیعلمن الکاذبین سے مراد آپ کے دشمن ہیں جو اپنے دعوئے ایمان میں جھوٹے تھے۔

دوسری آیت: وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَن شَاءَ فَلْيُكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۝ (۲۹)
اسے رسول کہہ دو کہ حق تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے لہذا جو چاہے ایمان لائے اور جو شخص چاہے کفر اختیار کرے بیشک ہم نے ظالموں کے لئے آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے جن کے پردے چاروں طرف سے گھیر لیں گے۔ **حکیم بن علی ابن ابراہیم اور عیاشی نے بسند ہائے معتبر حضرت باقر و صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ حق سے مراد ولایت علی بن ابی طالب ہے اور ظالمین سے مراد آل محمد علیہم السلام پر ظلم کرنے والے ہیں۔ اور آیت اس طرح نازل ہوئی ہے اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ اَلْمَحْذُومَاتِ ۝** **محمد حقیقہ ناسا** یعنی ہم نے اُن ظلم کرنے والوں کے لئے جہنم کے آگ کا حق غضب کیا ہے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ ابن مہیار نے حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے قُلِ الْحَقُّ مِنِّي سَرَّيْكُمْ فِي ذَا يَتِ عَلِيٍّ يَهَاں تک کہ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ اَلْمَحْذُومَاتِ ۝ **محمد حقیقہ ناسا**۔ اس کے معنی وہی ہیں جو گذر چکے۔

تیسری آیت: اُوذِ الْيَتٰىنَ يُقَاتِلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظَلِمُوْا ۝ اَوَلٰنَ اللّٰهُ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ۝ الْيَتٰىنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنَّهُ يَقُوْلُوْا اَوْبَنَا اللّٰهُ ۝ سورہ حج آیت ۳۹، یعنی ان کو کافروں سے جہاد کی اجازت دی گئی جن سے کفار لڑتے ہیں اس لئے کہ ہم سے کفر کرنے والوں نے اُن پر ظلم کیا ہے بیشک خدا اُن کی مدد کرنے پر قادر ہے جو ناحق اپنے گمراہوں سے نکلنے گئے اور سوائے

۲۴



قرآنی آیات میں تبدیلی کر دی گئی۔

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن



ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب اول

۲۱۳

فصل ۱۱۔ ائمہ اطہار علیہم السلام پر گواہ ہیں۔

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَتَرْحَمُونَ إِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالْفَهَادَةِ فَيُنْزِلُكُمْ مِمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۰۵﴾
اور اے نبی ﷺ، ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم عمل کرو، اللہ اور اس کا رسول ﷺ اور مومنین سب دیکھیں گے کہ تمہارا طرزِ عمل اب کیا رہتا ہے۔
پھر تم اس کی طرف پلائے جانو گے جو کھلے اور چھپے سب کو جانتا ہے اور وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔ (105) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ

رجحیدہ کرتے ہیں فرمایا شاید تم نہیں جانتے کہ تمہارے اعمال آنحضرت کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ جب آنحضرت تمہارے اعمال میں نافرمانی اور کوئی گناہ دیکھتے ہیں تو آزر دہ ہوتے ہیں لہذا ان کو اپنے گناہوں سے رجحیدہ مت کیا کرو۔ بلکہ اپنے صالح عملوں سے ان کو خوش و مسرور کیا کرو۔

کلینی نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صادق کے سامنے یہ آیت پڑھی حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نہیں ہے بلکہ بجائے والمؤمنون کے والمؤمنون ہے اور ہم ائمہ ہیں مومنون یعنی خدا کے دین اور اس کے علوم و شرائع و احکام کے امین ہیں سید ابن طاووس نے اپنے رسالہ محاسبۃ النفس میں ابن مایار کی تفسیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمار یا سر نے جناب رسول خدا سے عرض کی کہ میری آرزو ہے اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان عمر نوح کے برابر زندگی گذاریں۔ حضرت نے فرمایا کہ اے عمار تمہارے واسطے میری زندگی بھی بہتر ہے اور میری وفات بھی۔ زندگی اس لئے بہتر ہے کہ تم بڑے عمل کرتے ہو تو میں تمہارے لئے استغفار کرتا

اردو ترجمہ
حیات القلوب
جلد سوم

مولانا علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ
ترجمہ
مولوی سید بشارت حسین صاحب کمال مرزا پوری

"سورة التوبة میں "والمؤمنون" کی بجائے "والمؤمنون" ہے۔"

۱۱۔ ائمہ اطہار علیہم السلام پر گواہ ہیں۔

شیعہ اور عقیدہ تحریف قرآن

وَنَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾

ہم قرآن کے سلسلہ تدریس میں یہ کچھ بدل کر رہے ہیں جو عام لوگوں کے لیے مفید ہو گا۔ یہ قرآن کے لیے خدا کے سوا کسی چیز میں اختلاف نہیں کرے۔ (82)

سورہ البقرہ اسرا ایل

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۳۹۰ فصل ۴۴۔ اللہ کی مظلومیت سے متعلق آیات ہیں

کی ہے کہ ظالموں سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے آل محمدؐ پر ظلم کیا ہے اور آیت اس طرح نازل ہوئی ہے۔ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا۔

آٹھویں آیت: وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (پہلے آیت ۵۰) یعنی ان لوگوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ خود اپنی ذات پر ظلم کرتے تھے۔ کیلینی وغیرہم نے حضرت باقرؑ و کاظمؑ علیہما السلام سے روایت کی ہے۔ کہ حق تعالیٰ اس سے بہت بلند و رفیع ہے کہ اس کی طرف ظلم کا گمان بھی کیا جائے بلکہ اس نے ہم اہلبیتؑ کو شامل کر کے فرمایا ہے اور ہم پر ظلم کو اپنے اوپر ظلم ہونا شمار کیا ہے یعنی جن لوگوں نے میری امانتوں اور حججوں پر ظلم و ستم کیا انہوں نے جو تکلیفیں اُن کو پہنچائی ہیں وہ خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے کہ اپنے تئیں مذاب ابدی کا مستحق قرار دیا ہے۔

نویں آیت: اَلْحَشْوَدُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنَّهُمْ وَاَجْهَتْ دِيْنًا سَاعَاتِ آيَتِ ۲۲) علی بن ابراہیم نے کہا ہے یعنی جمع کروان لوگوں کو اور ان کے دوستوں اور مددگاروں کو جنہوں نے آل محمدؐ پر ظلم کیا ہے۔

دسویں آیت: وَمَا أَشْكُو التَّشْوِيلَ فَعَذُوْبَةٌ وَمَا نَهَكُمُ عَنْهُ فَمَا نَتَّهَوَاهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (پہلے سورہ حشر آیت ۱۰) یعنی جو کچھ رسولؐ نے تم کو دیا ہے یعنی جس بات کا حکم دیا ہے اس کو لے لو یعنی اس پر عمل کرو اور جس بات سے تم کو منع کیا ہے اس سے باز آ جاؤ۔ اور مذاب خدا سے پرہیز کرو بیشک خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔ ابن مہیار نے امیر المؤمنینؑ سے روایت کی ہے کہ خدا سے ڈرو اور آل محمدؐ پر ظلم کرنے سے باز رہو یقیناً خدا اس پر سخت عذاب کریگا جو آل محمدؐ پر ظلم کریگا۔

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد سوم

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کمال مرزا پوری

قرآنی آیات میں تبدیلی کر دی گئی۔

پر کوئی الزام نہیں۔ ابن مہیار نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت قائمؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ جب وہ حضرت ظاہر ہوں گے تو جی امید سے



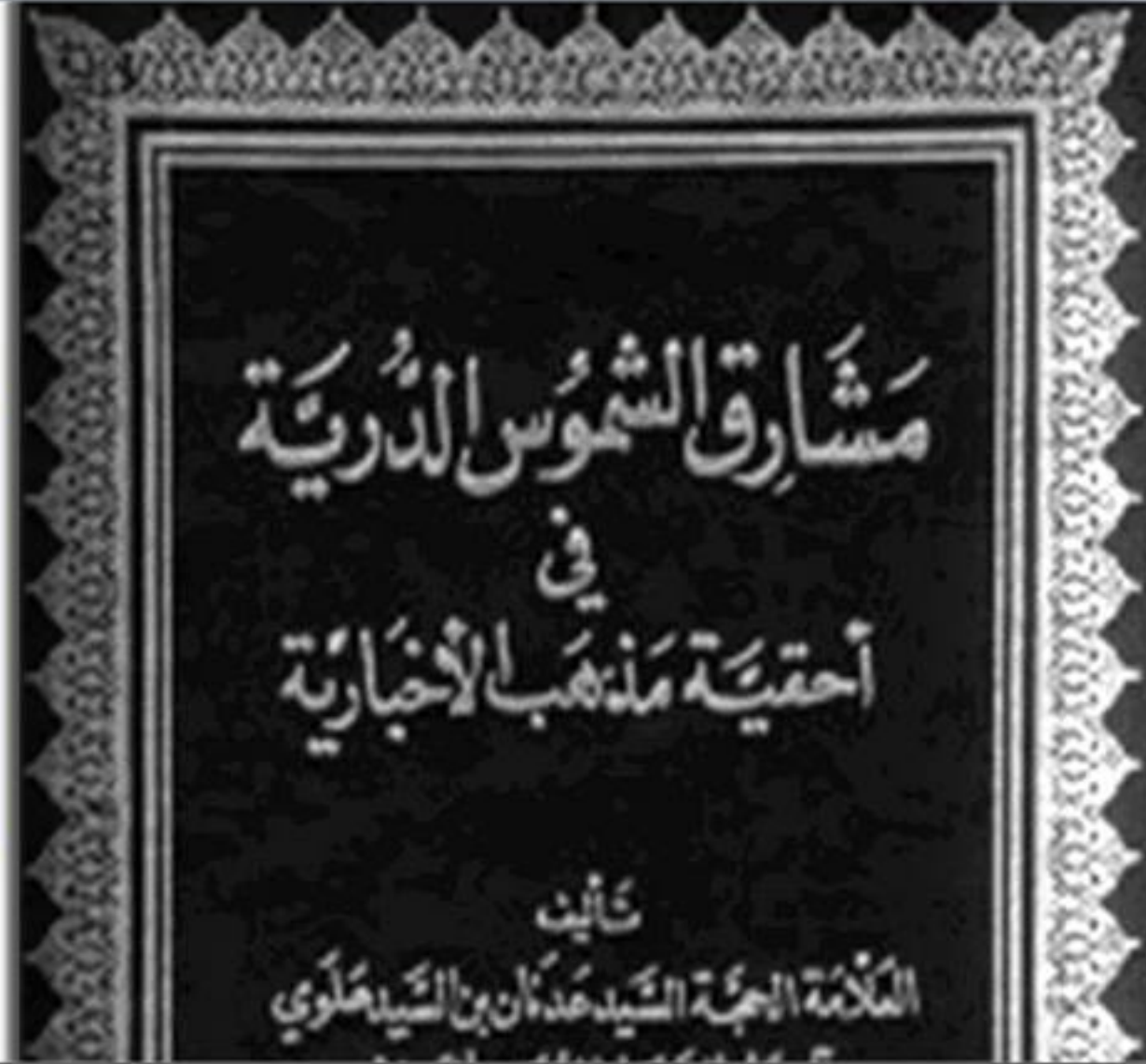
شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

وفيه عنه عليه السلام أن في القرآن ما مضى وما يحدث وما هو كائن ، كانت فيه أسماء الرجال فالتقيت وإنما اسم الواحد منه في وجوه لا تُحصى يعرف ذلك الوصاة .

وفيه عنه (ع) : إن القرآن قد طُرِحَ منه آي كثيرة ولم يزد فيه إلا حروف ، وقد أخطأت به الكتبة وتوهمتها الرجال .

والحاصل فالأخبار من طريق أهل البيت (ع) أيضاً كثيرة إن لم تكن متواترة على أن القرآن الذي بأيدينا ليس هو القرآن بتمامه كما أنزل على محمد (ص) بل منه ما هو خلاف ما أنزل الله ومنه ما هو مُحَرَّفٌ ومُغَيَّرٌ وأنه قد حُذِفَ منه أشياء كثيرة منها اسم علي (ع) في كثير من المواضع ومنها لفظة آل محمد (ع) ومنها أسماء المنافقين ومنها غير ذلك وأنه ليس على الترتيب المرضي عند الله وعند رسول الله (ص) كما في تفسير علي بن إبراهيم .

أما ما كان خلاف ما أنزل الله فهو قوله تعالى : كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله ، فقال أبو عبد الله (ع) لقارئ هذه الآية : خير أمة تقتلون أمير المؤمنين والحسين بن علي (ع)



شیعہ عالم علامہ سید عدنان اپنی کتاب مشارق الشمس الدرّیہ میں لکھتا ہے:

"جو قرآن ہمارے پاس ہے، وہ پورا قرآن نہیں ہے جیسا کہ حضرت محمدؐ پر نازل ہوا تھا بلکہ اس میں ایسا بھی ہے جو اس کے خلاف ہے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اور اس میں تحریف شدہ بھی شامل ہے اور اس میں بہت کچھ حذف کیا گیا ہے، جن میں بہت سی جگہوں سے علی کا نام اور آل محمدؐ اور منافقوں کے نام اور اس کے علاوہ (بھی بہت کچھ حذف کیا گیا ہے)، اور یہ اس ترتیب سے نہیں جس ترتیب سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے پاس ہے۔"

شیعہ اور عقیدہ تحریف قرآن



"شیعہ عالم علامہ میرزا حبیب اللہ الخوئی نے شرح فہج البلاغہ میں بہت سی تحریف زدہ آیات کو بیان کیا ہے، جن کا نزول ان کے مطابق یوں تھا اور جو موجودہ قرآن میں مختلف ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے سورتوں سورۃ دلالت اور سورۃ النورین کا بھی ذکر کیا ہے جو ان کے مطابق قرآن مجید کا حصہ ہیں۔"

(ج ۲) المختار الأول (۲۱۶)

وفي الصافات قوله: (وَقِفُّهُمْ إِنَّهُمْ مَسْنُونُونَ فِي وَلَايَةِ عَلِيِّ مَالِكُمْ لَا تَنَاصِرُونَ).

وفي النساء قوله تعالى: (أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ مُحَمَّدٍ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا)

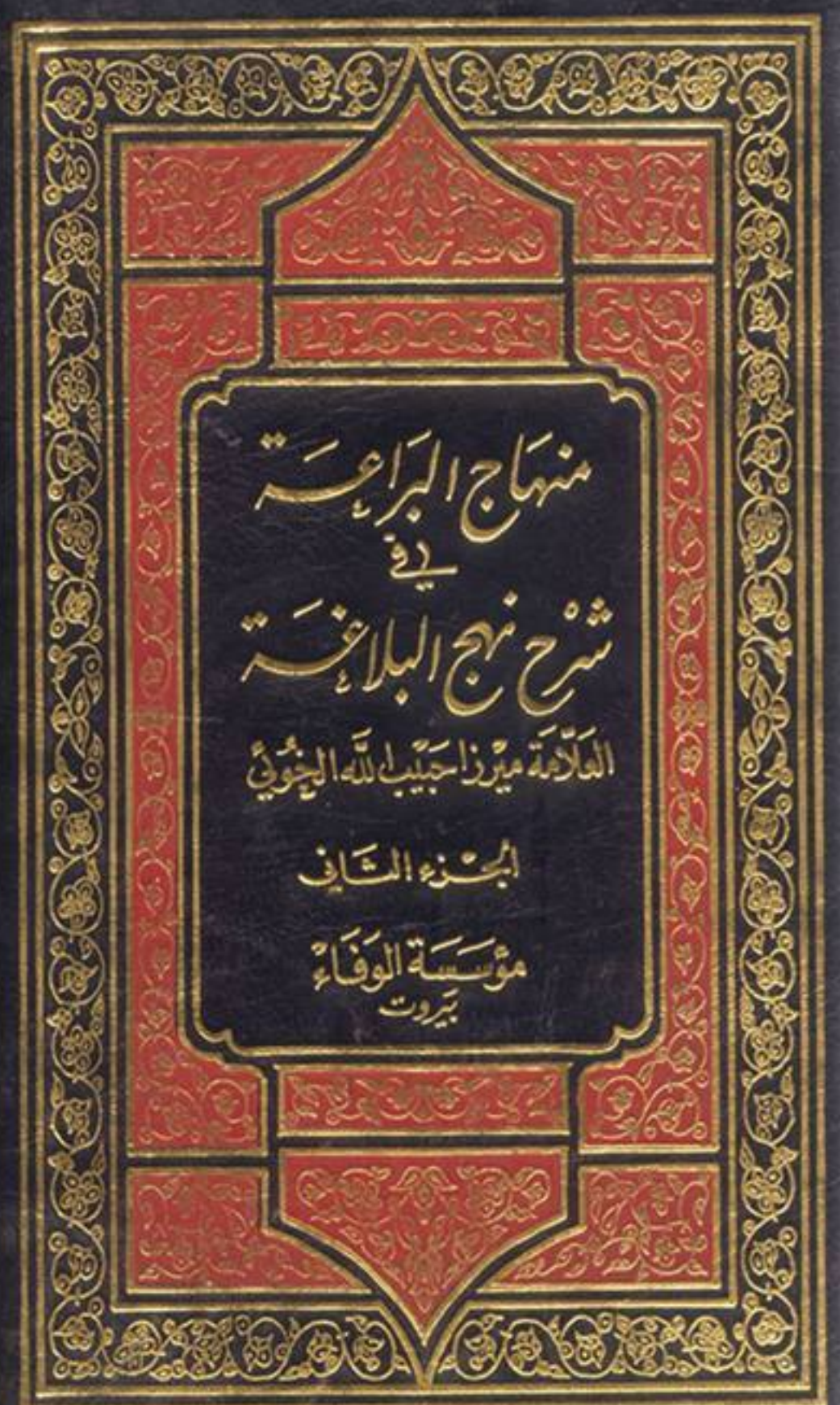
وفي الزمر قوله: (فَأَمَّا نَذَهَبَنَّ بِكَ فَأَنَا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ) ورواه الطبرسي أيضاً عن جابر بن عبد الله الأنصاري.

وفي طه قوله تعالى: (وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلِ كَلِمَاتٍ فِي مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالحَسَنَ وَالحُسَيْنَ وَالتَّسْعَةَ مِنْ ذُرِّيَةِ الْحُسَيْنِ فَنَسِي وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً) ورواه أيضاً في الكافي عن الصادق عليه السلام إلا أن في آخره والأئمة من ذريتهم بدل قوله والتسعة، ثم قال هكذا والله نزلت على محمد ﷺ

وفي التجم قوله تعالى: (وَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ فِي عَلِيٍّ كَلِمَةَ الْمِرَاجِ مَا أَوْحَىٰ) وفي آية الكرسي: (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ، عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ)

وفي الأحزاب قوله: (وَكَفَىٰ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا)

ومنها سورة الولاية: (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ



ہیں جیسے فرمایا ہے اگر ہم اسے رسول تمہیں ثابت قدم رکھتے تو تم ضرور کچھ نہ کچھ کفار و مشرکین کی طرف مائل ہو جاتے یہاں مراد غیر نبی ہیں۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السَّمُطِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ تَنْزِيلِ الْقُرْآنِ قَالَ : اقْرَؤُوا كَمَا عَلَّمْتُمْ .

۱۵۔ راوی نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے تنزیل قرآن کے متعلق پوچھا فرمایا اسی طرح پڑھ جائز جس طرح تم کو تعلیم دی گئی۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَصْحَفًا وَقَالَ : لَا تَنْظُرْ فِيهِ ، فَفَتَحْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيهِ : وَلَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا ، فَوَجَدْتُ فِيهَا اسْمَ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ قَالَ : قَبِعْتُ ، إِيَّاهُ : ابْعَثْ إِلَيَّ بِالْمَصْحَفِ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے میرے پاس ایک قرآن بھیجا اور لکھا۔ اور اس کی نقل نہ کرنا میں نے اسے کھولا اور پڑھا۔ اس میں سورہ بنی نہل (نپ) لم یکن الذین کفروا۔ میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام مع ان کے باپوں کے نام سے لکھے تھے پھر کسی کو میرے پاس بھیج کر کہا کہ یہ قرآن میرے پاس واپس بھیج دو۔

۱۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا ضَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ إِلَّا كَفَرَ .

۱۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار نے فرمایا جس نے ایک آیت کو دوسری آیت کی طرح قرآن یا یعنی آیات متشابہات کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے آیات محکمہ کی طرح کی اس نے کفر کیا۔

۱۸۔ عَنْهُ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ النَّضْرِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : وَقَعَ مَصْحَفٌ فِي الْبَحْرِ فَوَجَدُوهُ وَقَدْ ذَهَبَ مَا فِيهِ إِلَّا هَذِهِ آيَةٌ وَالْآيَةُ إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورَ .

۲۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی سورہ کہف کی آیت پڑھ کر سوئے وہ جس وقت بیدار ہونا چاہے گا ہو جائے گا۔

۲۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَغَيْرُهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: سَلِّمْ مَوْلَاكَ وَكَأَنَّكَ لَيْسَ مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا سُورَةُ يَسَّ، فَيَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقْرَأُ مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ أَيْعِيدُ مَا قَرَأَ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا يَأْسُ.

۲۲۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ سلیم آپ کے غلام نے بیان کیا ہے کہ اس کو سولے سورہ یس کے اور کوئی سورہ یاد نہیں۔ کیا جب وہ رات کو نماز یا غیر نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا چلے تو اسی سوہ کو بار بار پڑھے۔ تسریا کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَينَ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَنَا أَسْتَمِعُ حُرُوفًا مِنَ الْقُرْآنِ أَيْسَ عَلَى مَا يَقْرَأُهَا النَّاسُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كُنْ عَنْ هَذِهِ الْفُرَاةِ أَقْرَأَ كَمَا يَقْرَأُ النَّاسُ حَتَّى يَقُومَ الْقَائِمُ عليه السلام فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ عليه السلام قَرَأَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى حَذْوِهِ وَأَخْرَجَ الْمُصْحَفَ الَّذِي كَتَبَهُ عَلَيَّ عليه السلام وَقَالَ: أَخْرَجَهُ عَلَيَّ عليه السلام إِلَى النَّاسِ حِينَ قَرَعَ مِنْهُ وَكَتَبَهُ فَقَالَ لَهُمْ: هَذَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا أُنْزِلَ [اللَّهُ] عَلَيَّ مُحَمَّدٍ عليه السلام وَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ فَقَالُوا: هُوَذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيهِ الْقُرْآنُ لَأَحَاجَةٌ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هَذَا أَبَدًا، إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ أَنْ أُخِيرَ كُمْ حِينَ جَمَعْتُهُ لِنَقَرُوهُ.

۲۳۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے سامنے قرآن پڑھا میں کان لگا کر سن رہا تھا اس کی قرأت عام لوگوں کی قرأت کے خلاف تھی۔ حضرت نے فرمایا اس طرح نہ پڑھ بلکہ جیسے سب لوگ پڑھتے ہیں تم بھی پڑھو جب تک ظہور قائم آل محمد نہ ہو۔ جب ظہور ہو گا تو وہ قرآن کی صحیح صورت میں تلاوت کریں گے اور اس قرآن کو نکالیں گے جو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور فرمایا جب حضرت جمع قرآن اور اس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے تو آپ نے اس کو حکومت کے سامنے پیش کر کے فرمایا تھا یہ ہے کتاب اللہ جس کو میں نے اسی تہذیب سے جمع کیا ہے جس طرح رسول خدا پر نازل ہوئی تھی۔ میں نے اس کو دو لوحوں (لوح دل اور لوح مکتوب) سے جمع کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہمارے پاس جامع قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے قرآن کی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا اس کے بعد اب تم کبھی اس کو نہ دیکھو گے۔ میرا فرض ہے کہ میں تم کو اس سے آگاہ کر دوں تاکہ تم اس کو پڑھو۔

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن



۲۵

نور فی الصلوۃ

-۳۶۴-

أیدی الناس الى السماء ويخرج القرآن الذي آله أمير المؤمنين عليه السلام فيقرأ ويقول بأحكامه ! روى الكليني بإسناده إلى سالم بن سلمة قال قرأ رجل على ابن عبد الله عليه السلام وأنا أستمع حروفاً من القرآن ليس على ما يقرأها الناس فقال أبو عبد الله عليه السلام مه كيف عن هذه القراءة واقروا كما يقرأ الناس حتى ينوم القارئ ، فلما قام قرأ كتاب الله على حقه وأخرج المصحف الذي كتبه علي عليه السلام وفي هذا الحديث أن علياً عليه السلام لما فرغ من ذلك القرآن قال لهم هذا كتاب الله تعالى كما أنزل الله على نبي محمد صلى الله عليه وآله وقد جمعته بين اللوحين ! فقالوا هو ناضداً مصحف جامع فيه القرآن لا حاجة لنا فيه ، فقال أما والله ما نرونه يمد يومكم هذا أبداً ! إنما نحن على أن أخبركم حين جمعته لتقرأوه ، والأخبار الواردة بهذا المضمون كثيرة جداً ! وعليك سلوك جائزة الأصفاء وخلع ربة العناد

۵ الاحم من الاصولية كما هو الظاهر فأبنا التدبر والامه من جعلها وقال في الهامش قوله سيما لا خبر كاتبات النافضة للرخوة للنوم وكأمانة قصه النابة في التبة وكأمانة عدم النافضة الا ما خرج الى غير ذلك (ا هـ) وقال ان تلك الاخبار معارضة باقوى منها من الصحيح الادبع كتاباً بل ستة وعقلا واجماعاً ومن جعلها الفاطم كالاجماع الحق والقل (ا هـ) . هذا حال الاخبار التي جمعها ودونها العلامة المحمد النوري (ره) في كتابه

۲۵

نور فی الصلوۃ

-۳۶۳-

اهل البيت عليهم السلام قسمة لقراءة حفص وعاصم ونحوهما ! فيقولون تارة وقراءة علي عليه السلام ! ويقولون تارة أخرى وفي قراءة اهل البيت هكذا فلما كان كذلك كيف يكون قراءة علي عليه السلام واهل بيته عليهم السلام وقراءة غيرهم بمرتبة واحدة بالنسبة الى الوحي الا لم يزل جبرئيل عليه السلام يزل بالجميع ، فلو كان هكذا لان ينبغي نسبة القراءة كلها اليه عليه السلام لانه المعلم الأول في جميع القرون كما تقدم بوالذي جداهم على مثل هذه التفسيرات وتصدق أسعابنا لهم هو ما روى عنه عليه السلام انه قال نزل القرآن على سبعة أحرف ! وفسرناها بالقراءات تارة ، وباللغات أخرى مثل لغة قريش وهذيل وهوازن واليمن مع أن الكليني قدس الله روحه قد روى في الصحيح عن الفضل بن يسار قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام ان الناس يقولون ان القرآن نزل على سبعة أحرف ! فقال كذبوا أعذب الله ولكنك أنزل على حرف واحد ، من عند الواحد

فان قلت كيف جاز القراءة في هذا القراءة مع ما لحظه من التغير ، قلت قد روى في الأخبار أنهم عليهم السلام أمروا بجمعهم بقراءة هذا الموجود من القرآن في الصلوة وغيرها ، والعمل بأحكامه حتى يظهر مولانا صاحب الزمان فيرفع هذا القرآن من

۵ والآلاء من اعدائها (ا هـ)



شیعہ عالم نعمت اللہ الجزائر ی اپنی کتاب انوار النعمانیہ میں لکھتا ہے کہ

آئمہ سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے اپنے شیعوں کو حکم دیا کہ وہ نماز وغیرہ میں موجودہ قرآن کی تلاوت کریں، اور اس کے مطابق اعمال کریں یہاں تک کہ بارہواں امام یعنی صاحب الزمان ظہور پذیر ہو جائے۔ پھر وہ اس قرآن کو لوگوں کے ہاتھوں سے لیکر آسمان لے جائیں گے اور وہ قرآن نکال لائیں گے، جو امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے تالیف کیا پھر اس کے بعد اس کو پڑھا جائے گا اور اس پر عمل کیا جائے گا۔

شیعہ اور عقیدہ تحریف قرآن

شیعہ را فضی پادری شرف الدین طلیحینی الاستر ابادی اپنی کتاب "تاویل الآيات الظاهرة في فضائل العترة الطاهرة" میں نقل کرتا ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے، جبرائیلؑ رسول اللہ کے پاس یہ آیت ایسے لے کر آئے تھے:

"وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا عَلَىٰ فَاتُوا بِسُورَةٍ"

اور اگر تم کو اس میں، جو ہم نے اپنے بندے (محمدؐ) پر نازل فرمائی ہے "طی" کے بارے میں، کچھ شک ہو تو اسی طرح کی ایک سورۃ تم بھی بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں، ان کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو۔ (معاذ اللہ)

سورة البقرة : ۲۴ ————— ۴۳

فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا عَلَىٰ فَاتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ ^(۱) .

۱۷ - (العسكريؑ قال) ^(۲) : ثُمَّ قَالَ تَعَالَى : ﴿ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا ﴾ هَذَا الَّذِي تَحَدِّثُكُمْ بِهِ ﴿ وَلَنْ تَفْعَلُوا ﴾ أَيُّ وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْكُمْ وَلَا تَقْدِرُونَ عَلَيْهِ، فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُّطْلَقُونَ أَنْ مُحَمَّدًا صَادِقُ الْأَمْرِ الْمَخْصُوصُ بِرَبِّهِ وَالْقَوْلُ بِالْعَدْلِ الْمَشْهُودُ بِاللَّوْلَةِ .

تاویل آیات

۴۲ متادیل النور، ویخدمونهم فی حمل ما یحمل آل ^(۱) محمد منها إلی شیعتهم ومحبیهم وإن طبقاً من تلك الأطباق یشتمل من الخیرات علی ما لا یفی بأقل جزء منه جمیع أموال الدنیا ^(۲) .

.....

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا عَلَىٰ فَاتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ ^(۱) وَإِذْعُوا شَهَادَةً كُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ^(۲)

اور اگر تمہیں اس امر میں شک ہے کہ یہ کتاب جو ہم نے اپنے بندے پر اتاری ہے، یہ ہماری ہے یا نہیں، تو اس کے مانند ایک ہی سورۃ بنا لاؤ، اپنے سارے ہم نواؤں کو بلاؤ، ایک اللہ کو چھوڑ کر باقی جس کی چاہو، مدد لے لو، اگر تم سچے ہو تو یہ کام کر کے دکھاؤ۔ (23)

دُونِ اللَّهِ ، فِي السَّهْلِ عَنْ مَوَادَّةِ عِدَائِهِ اللَّهُ وَمَعَادَاةِ أَوْلِيَاءِهِ اللَّهُ ، وَفِي الْحَقِّ عَلَى الْأَعْيَادِ لِأَخِي رَسُولِ اللَّهِ وَ إِتِّخَاذِهِ إِمَامًا وَ إِعْتِقَادِهِ فَاضِلًا رَاجِحًا ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِيمَانًا وَلَا طَاعَةً إِلَّا بِمَوَالَاتِهِ ، وَتَنْظُنُّونَ أَنَّ مُحَمَّدًا تَقُولُهُ مِنْ عِنْدِهِ ، وَبِنَسَبِهِ إِلَى رِبِّهِ ، فَإِنْ كَانَ كَمَا تَنْظُنُّونَ فَاتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ ^(۱) أَيُّ مِنْ مِثْلِ مُحَمَّدٍ أَمْ يَمْ لَمْ يَخْتَلَفْ قَطُّ إِلَى أَصْحَابِ كُتُبٍ وَعِلْمٍ ، وَلَا تَلْمِزَ لِأَحَدٍ وَلَا تَعْلَمَ مِنْهُ ^(۲) وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ ^(۳) [الَّذِينَ] ^(۴) يَشْهَدُونَ بِزَعْمِكُمْ أَنَّكُمْ مُحَقِّقُونَ وَأَنْ مَا تَجِثُونَ بِهِ نَظِيرٌ لِّمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ ^(۵) فَإِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ^(۶) فِي قَوْلِكُمْ أَنَّ مُحَمَّدًا تَقُولُهُ ^(۷) .

۱۶ - الكليني ^(۱) رحمه الله عن علي بن ابراهيم ، باسناده عن جابر ، عن أبي جعفر ^(۲) قال : نزل جبرئيل ^(۳) بهذه الآية على محمد ^(۴) هكذا ^(۵) وإن كنتم

(۱) فی نسخه «م» الی .

(۲) تفسیر الامام : ۴۹ ، وقطعة منه فی البحار : ۳۷۹/۵۹ ح ۱۸ .

(۳) من نسخه «م» .

(۴) تفسیر الامام : ۶۷ وعنه البحار : ۳۰/۹۲ وج ۲۱۶/۱۷ والبرهان : ۲۸/۱ ح ۲۸ .

(۵) فی نسخه «ج» ذكره الكليني .

تَأْوِيلُ آيَاتِ الظَّاهِرَةِ

فِي فَضَائِلِ الْعِتْرَةِ الطَّاهِرَةِ

الْبَيْتِ

الَّتِي فِيهَا الْوَسْطَةُ الْوَسْطَى

السَّيِّدِ شَرِيفِ الدِّينِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ

الْأَمِينِ الْإِسْمَاعِيلِيِّ

بَيْنَ يَدَيْهِ الْوَسْطَةُ الْوَسْطَى

الْبَيْتِ

(۱) الكافي : ۴۱۷/۱ ح ۲۶ وعنه

(عن أبي عبد الله «ع») وهو اشتد

۳۰۱/۲ .

(۲) فی نسخه «م» فی نبوته .

(۵) فی نسخه «ب» ، «م» بموالاته



شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

مخیمینی دجال اپنی کتاب "القرآن باب معرفۃ اللہ" میں قرآن مجید کی تکذیب کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ تمام کتبِ الہمپیہ میں اور قرآن میں اور قرآن مجید کی تمام آیات میں تحریف واقع ہوئی ہے۔ "یہ ہے مخیمینی پلید کی اصلیت کہ یہ لعنتی قرآن مجید کو دوسری آسمانی کتب کے ساتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے کہ جس طرح دوسری کتب میں تحریف واقع ہوئی ہے اسی طرح قرآن مجید اور قرآن مجید کی تمام آیات میں تحریف واقع ہو چکی ہے۔ اللہ اور تمام فرشتوں کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہو مخیمینی پلید پر اور اس کے ماننے والے لعینوں پر۔"

القرآن من دون تحریف وتغییر ومن کتاب الوحي الالهي ان الذي يستطيع ان يتحمل هذا القرآن هو الوجود الشريف ولي الله المطلق علي بن ابي طالب (ع) ولا يستطيع الآخريين من أخذ هذه الحقيقة الا بالتنازل من مقام الغيب الى موطن الشهادة والتطور بالأطوار الملكية والتكسي بكسوة الألفاظ والحروف الدنيوية وهذه إحدى معاني التحريف التي وقعت في جميع الكتب الالهية والقرآن الشريف وجميع الآيات الشريفة قد وضعت في متناول البشر بعد تحريفات عديدة بحسب المنازل والمراحل التي طواها من حضرة الاسماء إلى عوالم الشهادة والملك الأخيرة . وعدد مراتب التحريف يتطابق مع عدد بطون القرآن ، طابق النعل بالنعل . لا ذلك الذي هو تحريف التنازل من الغيب المطلق إلى الشهادة المطلقة بحسب مراتب العوالم ويطون الرجوع من الشهادة المطلقة إلى الغيب المطلق . اذا فان مبدأ التحريف ومبدأ البطون متعاكسان واي مرتبة من مراتب البطون ينالها السالك إلى الله فانه سيتخلص من أحد مراتب التحريف إلى ان يصل إلى بطون المطلق الذي هو البطن السابع حسب المراتب الكلية عندها يتخلص بشكل مطلق من التحريف .

إذا فقد يكون القرآن الكريم لشخص محرف بجميع انواع التحريف ولاخر ببعض مراتبه، ولغيرهم أن لا يكون محرفاً أصلاً. وكما علمت فان فهم عظمة القرآن يخرج عن طوق ادراكنا لكن اشارة مجملة إلى عظمة هذا الكتاب العظمي الذي هو القرآن الكريم .

القرآن باب معرفۃ اللہ

الإمام الخميني (قدس سره)

"تمام کتبِ الہمپیہ میں اور قرآن میں اور قرآن کی تمام آیات میں تحریف واقع ہوئی ہے۔"

"القرآن باب معرفۃ اللہ از خمینی پلید، صفحہ: ۵۰"

مطلقاً او ليس بجميع مراتبه .

اما عظمة متكلمه ومنشئه وصاحبه هو ذاك العظيم المطلق الذي جميع

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

۸۰ اوائل المقالات

۵۹۔ القول في تأليف القرآن و ما ذكر قوم من الزيادة فيه و النقصان

اقول: إن الأخبار قد جاءت مستفيضه عن أئمة الهدى من آل محمد (ص)، باختلاف القرآن و ما أحدثه بعض الظالمين فيه من الحذف و النقصان، فأما القول في التأليف فالوجود يقضي فيه بتقديم المتأخر و تأخير المتقدم و من عرف النسخ و المنسوخ و المكّي و المدني لم يرتب (۱) بما ذكرناه.

و أما النقصان فإن العقول لا تحيله و لا تمنع من وقوعه، و قد امتحنت مقالة من ادعاه، و كلمت عليه المعتزلة و غيرهم طويلاً فلم اظفر منهم بحجة اعتمدها في فسادها. و قد قال جماعة من أهل الإمامة إنه لم ينقص من كلمة و لا من آية و لا من سورة و لكن حذف ما كان مثبتاً في مصحف أمير المؤمنين (ع) من تأويله و تفسير معانيه على حقيقة تنزيله و ذلك كان ثابتاً منزلاً و إن لم يكن من

جملة كلام الله تعالى قال الله تعالى: «وَلَا تَعْلَمُ» فسمى تأويل القر و عندي أن هذا القرآن على الحقيقة دون و أما الزيادة فيه فالوجه الذي أقطع على على حدّ يلتبس به عند الكلمة والكلمتان والح يكون ملتبساً عند أكثر

۱۔ قوله يرتب بفتح الباء و س يمكن ان يقرأ بضم الباء الباء بمعنى في أي لم يرتب

شیعہ ہڈت محمد بن محمد بن العثمان الشیخ المفید، جو کہ کسی بھی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ اس شیعہ ہڈت کے تعارف کے لیے اتنا کافی ہے کہ نبی الامام لکھنے والا رفی شریف اور اسکا بھائی شریف المرتضیٰ یہ دونوں بھائی اس مفید کے شاگرد ہیں۔

مزید یہ کہ ان صاحب شیخ مفید کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انکی ایک مظلوم فار میں چھپے ہوئے شیعہ کے مظلوم بار ہوں امام سے ہا قادمہ سے غلو کتابت تھی۔

بار ہوں امام غلا لکھتے اور شیخ مفید کے پاس کسی مظلوم طاقت کے ذریعے بھیجتے تھے، اور وہ مظلوم طاقت مفید صاحب کے پاس غلا لے آئی اور پھر مفید صاحب امام صاحب کو غلا لکھتے، اور وہ مظلوم طاقت امام صاحب کے پاس غلا لے جاتی۔

یوں شیخ صاحب اور فار والے صاحب کے درمیان غلو کتابت ہوئی رہتی اور شیخ صاحب لوگوں کے مسئلے مسائل امام صاحب سے پوچھ کر لوگوں سے ہدیہ لے کر نوش فرماتے رہتے۔

یہ شیخ مفید "اوائل المقالات" میں لکھتا ہے کہ:

"قرآن کی تحریف کے بارے میں آئمہ کی روایات متواتر ہیں۔"

اتحاد شیعہ عالم، جسکی ہا قادمہ شیعہ حضرات کے بار ہوں فار میں چھپے ہوئے امام کے ماحظ غلو کتابت تھی، اسکی بقول قرآن کی تحریف کی روایات متواتر ہیں۔

یقیناً آج شیعہ اسکا انکار کرتے ہوئے قرآن پر اپنا ایمان ظاہر کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

سوائے تقیہ کے اور کچھ بھی نہیں۔

أَوَّلُ الْمَقَاتِلِ

تأليف

الإمام الشیخ المفید
محمد بن محمد بن العثمان ابن المسلم
أبی عبد الله العکبری، البغدادی

طبعة
مکتبة



شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

شیعہ کا ایک اور فتنہ کہ شیعہ کے مطابق قرآن میں صرف اور صرف حضرت علیؑ اور ۱۲ اماموں کا ذکر ہے۔
قرآن کی ہر آیت یا تو حضرت علیؑ کے بارے میں ہے یا ۱۲ اماموں کے بارے میں۔

فہرست

تفسیرِ فراتے (اردو)

صفحہ	مضامین
۲	فہرست
۳	حالات مولف تفسیرِ نزا
۹	قرآن چار حصوں میں نازل ہوا
۱۰	سورہ فاتحہ شیعہ کے حق میں آیت
۱۰	سورہ بقرہ علیؑ، حمزہ، جعفرؑ، عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب کے حق میں آیت، رسول اللہ اور علیؑ کی شان میں آیت
۱۱	علیؑ کا چار درہم تصدق کرنا آیت سے بڑھا دیا، حکم الیسا اور انہما ولیکم اللہ..... کا علیؑ کی شان میں نازل ہونا۔
۱۲	چونکہ میں یا ایہا الذین آمنوا نازل ہوا، علیؑ اس میں امیر اور شریف ہیں
۱۳	آیت الیوم اکملت لکم دینکم کا علیؑ کے حق میں خاص طور پر نازل ہونا، جہنم خدیر پر آیت طبع کا نازل ہونا، رسول اللہ کا اونٹوں کے پلاٹوں کا منبر بنا کر علیؑ کی خلافت کا اعلان کرنا۔
۱۴	آیت واستیعنوا بالصبر..... نبی اور علیؑ کے حق میں نازل ہوئی۔

۸۵	سورہ زمر جنت میں علیؑ کے دوستوں کی عزت کی جائے گی۔
۹۳	سورہ احزاب علیؑ کی شادی کا ذکر
۹۶	سورہ محمد لا تبطلوا کی تفسیر
۹۸	سورہ فتح ابن عباس کا علیؑ کے خصوصیت کا ذکر
	سورہ حجرات امیر اہل بیت بہت مشکل ہے۔
	حجرات سے مراد کون ہیں۔
	علیؑ جیسا فرزند جہنم سے عورتیں عاجز ہیں۔
۱۰۱	سورہ ق رسول اللہ اور علیؑ کا فریاد کو دوزخ میں ڈالیں گے۔
	علیؑ نے فرمایا میں جنت اور دوزخ کی تقسیم کرنے والا ہوں۔
۱۱۵	سورہ زمر رستوں والے آسمان سے مراد کون ہیں۔
۱۱۶	سورہ طور فاطمہ میدانِ حشر سے کس طرح گزریں گی۔ سب بہتر قبر سے کون باہر آئیں گے۔
	سورہ مہم آیت دُود کی مفصل تشریح
	سورہ طہ والی انعام میں تاب کی تفسیر
	رسول اللہ کا خداوندِ عالم سے دعا کرنا کہ علیؑ کو میرا وزیر بنا دے
	آیت اولو النہی کی تفسیر
	سورہ انبیاء
	یونس بن ماتی نے علیؑ کی ولایت کا انکار کیا، خدا نے اس کو منزل کے طور پر پھلی کے پیٹ میں ڈال دیا، دیگر واقعات
	ہر جمعہ کو شیعوں کے اعمال کا علیؑ کی خدمت میں پیش ہونا۔
	سورہ حج
	بعض آیات کی تفسیر
	آلِ محمد کی برکت ایک اندھی بوری کی آنکھوں کا ٹھیک ہوجانا



شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

شیعہ اور تحریفِ قرآن از آقای علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر مصباح ٹرسٹ لاہور

۶۵

۱۲۔ امام جعفر الصادقؑ سے منقول ہے:

خداوند قدوس نے قرآن میں سات افراد کے نام نازل کیے تھے قریش نے پھر نام مذکور دیے اور ایک ابولہب کا نام چھوڑ دیا۔ اے

۱۳۔ ابنِ نبیہ کہتے ہیں کہ میں نے علیؑ سے سنا آپ فرماتے تھے:

میں عیبوں کے ساتھ ان کے حیات میں مسجد کو نہ میں تھا۔ وہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم ایسے جیسے رہے تھے جیسے وہ نازل کیا گیا تھا۔ تو میں نے عرض کی کہ اسے امیر المومنین کیا ایسے نہیں جیسے نازل کیا گیا تھا؟ تو آپ نے فرمایا نہیں۔ اس سے ستر قریش اور ان کے آباء و اجداد کے نام مٹا دیے گئے اور ابولہب کا نام اس لیے نہ مٹایا گیا تاکہ اس سے رسول خدا کو تکلیف پہنچائی جاسکے کیونکہ وہ آپ کا چچا تھا اے

۱۴۔ ابوالعزیز امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی:

من يطعم الله ورسوله — فی ولاية علی والائمة من بعدہ —
فقد فاز فوزاً عظيماً

۱۵۔ جناب منقل امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

جناب جبرائیل پیغمبر اسلامؑ پر یہ آیت یوں لے کر نازل ہوئی:
يا ايها الذين اوتوا الكتاب امنوا بما نزلنا۔ فی علی۔ نوراً مبيناً

۱۶۔ عبد اللہ بن سنان امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت ولقد عهدنا الى آدم من قبل كلماتي یوں نازل ہوئی تھی کہ ولقد عهدنا الى آدم من قبل كلماتي۔ فی حصہ، وعلی وفاطمة والحسن والحسين والائمة من ذريتهم۔ فنی۔

۱۔ رجال بحش ۲۳۳ بحار الاول جلد ۱۲ ص ۵۲

۲۔ الغيبة للنعمانی ص ۳۸

۳۔ اصول کافی جلد ۱ ص ۲۴۲

۴۔ اصول کافی جلد ۱ ص ۲۴۳

۵۔ اصول کافی جلد ۱ ص ۲۴۳

شیعہ

اور

تحریفِ قرآن

تالیف

مجتہ الاسلام والمسلمین آقای علی میلانی علیہ

ترجمہ: محمد افضل حیدری

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

۱۔ گزگار ام بلڈنگ، شاہراہِ قائد اعظم، لاہور

شیعہ کا عقیدہ تحریف قرآن



- ۱۔ جابر جعفی سے روایت ہے کہا میں نے ابو جعفر (ع) سے سنا فرماتے تھے کہ مجھ نے آدمی کے سوا کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ قرآن کریم اسی طرح منع کیا گیا ہے جیسے کہ نازل ہوا تھا، سیدنا علی بن ابی طالب (ع) اور بعد میں آنے والے ائمہ کے سوا کسی نے قرآن کو یاد کیا اور نہ منع کیا۔" (کافی کلینی طبع ۱۲۵۸ھ، ص ۵۳)
 - ۲۔ "ابو اسیر روایت کرتے ہیں کہ میں ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا، ہمارے یہاں سیدہ فاطمہ (ع) کا قرآن موجود ہے۔ میں نے عرض کیا مصحف فاطمہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: وہ تمہارے قرآن سے تین گنا زائد ہے، بخدا اس میں تمہارے قرآن کا ایک لفظ بھی موجود نہیں۔" (کافی کلینی، ص ۵۷)
- کافی کلینی شیعہ کے یہاں اسی طرح مستند بھی جاتی ہے، جس طرح مسلمانوں کے نزدیک کتب حدیث میں صحیح بخاری، مالک، وہابی کفریات سے لبریز ہے

امت مسلمہ کا عقیدہ

امت مسلمہ کا ہمیشہ سے یہ متفقہ عقیدہ و ایمان رہا ہے کہ قرآن پاک ایک مکمل و اکمل کتاب ہے۔ اس میں کمی و زیادتی کا کوئی اندیشہ نہیں کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں نہ تو کوئی تغیر و تبدل کیا گیا ہے اور نہ قیامت تک ایسا ممکن ہے۔ نیز اگر یہ سمجھا جائے کہ قرآن پاک بھی پہلی آسمانی کتب کی طرح تبدیلی اور تحریف سے محفوظ نہیں رہا تو یہ گویا دین اسلام کو باطل سمجھنا ہے کہ جس طرح باقی باطل ادیان کے پاس کوئی صحیح بنیاد موجود نہیں اسی طرح اسلام کی بھی کوئی بنیاد محفوظ نہیں۔

قرآن پاک کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "ہر ملک ہم نے اس ذکر کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔" [الحجر: ۹۰]

القول

في البداء والمشية

أقول : في معنى البداء ما يقوله المسلمون بأجمعهم في النسخ وأمثاله : من الإفقار بعد الإغناء والإمراض بعد الإعفاء والإماتة بعد الإحياء ، وما يذهب إليه أهل العدل خاصة من الزيادة في الآجال والأرزاق والنقصان منها بالأعمال ، فأما إطلاق لفظ البداء فإنما صرت إليه بالسمع الوارد عن الوسائط بين العباد وبين الله عز وجل ، ولو لم يرد به سمع أعلم صحته ما استجزت إطلاقه كما أنه لو لم يرد عليّ سمع بأن الله تعالى يغضب ويرضى ويحب ويعجب لما أطلقت ذلك عليه سبحانه ، ولكنه لما جاء السمع به صرت إليه على المعاني التي لا تأبأها العقول ، وليس بيني وبين كافة المسلمين في هذا الباب خلاف ، وإنما خالف من خالفهم في اللفظ دون ما سواه ، وقد أوضحت من عليّ في إطلاقه بما يقصر معه الكلام ، وهذا مذهب الإمامية بأسرها ، وكل من فارقها في المذهب ينكره على ما وصفت من الإسم دون المعنى ولا يرضاه .



القول

في تأليف القرآن وما ذكر قوم من الزيادة فيه والنقصان

أقول : إن الأخبار قد جاءت مستفيضة عن أئمة الهدى من آل محمد (ص) باختلاف القرآن وما أحدثه بعض الظالمين فيه من الحذف والنقصان ، فأما القول في التأليف فالموجود يقضي فيه بتقديم المتأخر وتأخير المتقدم ومن عرف الناسخ والمنسوخ والمكي والمدني لم يرتب بما ذكرناه .

وأما النقصان فإنّ العقول لا تحيله ولا تمنع من وقوعه ، وقد امتحنت مقالة من ادعاه وكلمت عليه المعتزلة وغيرهم طويلاً فلم أظفر منهم بحجة

تأمل قوله : (مستفيضة) بتحريف القرآن !

فهل الشيعة متمسكون بالثقل الأكبر بناء على هذا الكلام ؟

الأخبار ، فاللزام ، تحليلها سنداً ودلالة لا رمي القائل به بالخرافة .

السؤال الخامس : من هم القائلون بالتحريف وما هي أدلتهم ؟

والجواب أن جماعة من المحدثين وحفظة الأخبار استظهروا التحريف بالنقيصة من الأخبار ، ولذلك ذهبوا الى التحريف بالنقصان .

وأولهم فيما أعلم علي بن ابراهيم في تفسيره ، فقد ورد فيه قال أبو الحسن علي بن ابراهيم الهاشمي القمي : « فالقرآن منه ناسخ ومنسوخ . . . ومنه منقطع ومنه معطوف ومنه حرف مكان حرف ومنه محرف ومنه على خلاف ما أنزل الله عز وجل ، - الى أن قال - : وأما ما هو محرف منه فهو قوله : ﴿ لكن الله يشهد بما أنزل إليك ﴾ في علي ، كذا أنزلت . ﴿ أنزله بعلمه والملائكة يشهدون ﴾ (١) ، وقوله : ﴿ يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك ﴾ في علي ﴿ فإن لم تفعل فما بلغت رسالته ﴾ (٢) . وقوله : ﴿ إن الذين كفروا وظلموا ﴾ آل محمد حقهم ﴿ لم يكن الله ليغفر لهم ﴾ (٣) ﴿ وسيعلم الذين ظلموا ﴾ آل محمد حقهم ﴿ أي متقلب ينقلبون ﴾ (٤) ، وقوله : ﴿ ولو ترى ﴾ الذين ظلموا آل محمد حقهم ﴿ في غمرات الموت ﴾ (٥) ، ومثله كثير نذكره في مواضعه (٦) ، انتهى المقصود من كلامه ، ويظهر ذلك من الكليني حيث روى الأحاديث الظاهرة في ذلك ولم يعلق شيئاً عليها ، وذهب السيد الجزائري الى التحريف في شرحه على التهذيبين وأطال البحث في ذلك في رسالة سماها - منبع الحياة - .

(١) سورة النساء ، الآية : ١٦٦ .

(٢) سورة المائدة ، الآية : ٧٠ .

(٣) سورة النساء ، الآية : ١٦٧ .

(٤) سورة الشعراء ، الآية : ٢٢٧ .

(٥) سورة الأنعام ، الآية : ٩٣ وهي ﴿ ولو ترى إذ الظالمون في غمرات الموت ﴾ .

(٦) تفسير القمي : ج ١ ص ٩ - ١٠ - ١١ .

يعترف آية الله العظمى الأصفهاني بأن

إمام المفسرين القمي وإمام المحدثين الكليني عقيدتهم القول بتحريف القرآن

لم يمت حتى يدرك القائم (عج) وإن قاله مئة مرة قضى الله له ستين حاجة: ثلاثين من حاجات الدنيا وثلاثين من حاجات الآخرة.

الرابع: أن يقرأ سورة الرحمن بعد فريضة الصبح فيقول بعد: **فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ: لَا يَشْيءُ مِنْ آلَائِكَ رَبُّ أَكْذَبُ.**

الخامس: قال الشيخ الطوسي رحمه الله: من المسنون بعد فريضة الصبح يوم الجمعة أن يقرأ التوحيد مئة مرة، ويصلي على محمد وآل محمد مئة مرة، ويستغفر مئة مرة، ويقرأ سور النساء وهود والكهف والصفات والرحمن.

السادس: أن يقرأ سورة الأحقاف والمؤمنون، فمن الصادق (ع) أنه قال: «من قرأ كل ليلة من ليالي الجمعة أو كل يوم من أيامها سورة الأحقاف لم يصبه الله بزرعة في الحياة الدنيا، وأمنه من فزع يوم القيامة إن شاء الله». وقال أيضاً: «من قرأ سورة المؤمنون ختم الله له بالسعادة إذا كان يدمن قراءتها في كل جمعة وكان منزله الفردوس الأعلى مع النبيين والمرسلين».

السابع: أن يقرأ سورة قل يا أيها الكافرون قبل طلوع الشمس عشر مرات، ثم يدعو ليستجاب دعاؤه، وروي أن الإمام زين العابدين عليه السلام كان إذا أصبح الصباح يوم الجمعة أخذ في قراءة آية الكرسي إلى الظهر، ثم إذا فرغ من الصلاة أخذ في قراءة سورة إنا أنزلناه، واعلم أن لقراءة آية الكرسي على التنزيل^(١) في يوم الجمعة فضلاً كثيراً.

الثامن: أن يغتسل وذلك من (وكيد) أكيد السنن... وروي عن النبي صلى الله عليه وآله أنه قال لعلي عليه السلام: «يا علي اغتسل في كل جمعة ولو أنك تشتري الماء بقوت يومك وتطويه، فإنه ليس شيء من التطوع أعظم منه». وعن الصادق صلوات الله وسلامه عليه أنه قال: «من اغتسل يوم الجمعة فقال: **أشهد**

(١) قال العلامة المجلسي: آية الكرسي على التنزيل على رواية علي بن إبراهيم والكليني م: «اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا يَشْهَدُهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى عَلِيمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ مَنْ ذَا الَّذِي... إِلَى... هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ».



فهل هذه آية الكرسي التي أنزلها الله ؟ كما يقول هذا (على التنزيل) أم أن قرآنهم ليس هو قرآن المسلمين الذي أنزله الله على نبيه محمد صلى الله عليه وآله وسلم !!

قراءة أبي: "وَأَمَّا يَتْلُو تَتْلُو" لا تَتْلُو رَأْسًا وَلَا رِجْلًا
 ٢٨ - علي بن الحكم ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن

الحديث الثامن والعشرون : موثق . وفي بعض النسخ عن هشام بن سالم
 موضع هارون بن مسلم ، فالخير صحيح ولا يخفى أن هذا الخبر وكثير من الأخبار
 الصحيحة صريحة في نقص القرآن وتغييره ، وعندى أن الأخبار في هذا الباب
 متواترة معني ، وطرح جميعها يوجب رفع الاعتماد عن الأخبار رأساً بل ظني أن
 الأخبار في هذا الباب لا يقصر عن أخبار الإمامة فكيف يشبهونها بالخبر .

فإن قيل : أنه يوجب رفع الاعتماد على القرآن لأنه إذا ثبت تحريفه ففي
 كل آية يحتمل ذلك و تجوزهم عليه على قراءة هذا القرآن والعمل به متواتر
 معلوم إذ لم ينقل من أحد من الأصحاب أن أحداً من أئمتنا أعطاه قرأنا أو علمه قراءة ،
 وهذا ظاهر لمن تتبع الأخبار ، ولعمري كيف يجترؤون على التكالفات الركيكة
 في تلك الأخبار مثل ما قيل في هذا الخبر أن الآيات الزائدة عبارة عن الأخبار
 القدسية أو كانت التجزئة بالآيات أكثر وفي خبر لم يكن أن الاسماء كانت مكتوبة
 على الهامش على سبيل التفسير والله تعالى يعلم وقال السيد حيدر الأمل في تفسيره
 أكثر القراء ذهبوا إلى أن سور القرآن بأسرها مائة وأربعة عشر سورة وإلى أن
 آياته ستمائة ألف وستمائة وست وستون آية وإلى أن كلماته سبعة وسبعون ألفاً
 وأربعمائة وسبع وثلاثون كلمة ، وإلى أن حروفه ثلاثمائة ألف واثنان وعشرون
 ألفاً وستمائة وسبعون حرفاً وإلى أن فتحاته ثلاثة وتسعون ألفاً ومائتان وثلاثة
 وأربعون فتحة ، وإلى أن ضمات أربعون ألفاً ومائتان وأربع ضمات وإلى أن
 كسراته تسع وثلاثون ألفاً وخمسمائة وستة ومائتان وكسرة ، وإلى أن تشديداته
 تسعة عشر ألفاً ومائتان وثلاثة وخمسون تشديداً ، وإلى أن مداته ألف وسبعمائة
 وأحد وسبعون مدّة وإلى أن همزاته ثلاث آلاف ومائتان وثلاث وسبعون همزة



محدث الشيعة ومحققهم (المجلسي)

يصحح روايات التعريف (في شرحه على الكافي أصح كتاب عند الشيعة)

عمر الحلبي، عن أبي بصير قال: دخلت على أبي عبد الله عليه السلام فقلت له: جعلت فداك إنني أسألك عن مسألة، ههنا أحدٌ يسمع كلامي ^(١)؟ قال: فرفع أبو عبد الله عليه السلام ستراً بينه وبين بيت آخر فأطلع فيه ثم قال: يا أبا عبد الله سل عما بدا لك، قال: قلت: جعلت فداك إن شيعتك يتحدّثون أن رسول الله صلى الله عليه وآله علّم علياً عليه السلام باباً يفتح له منه ألف باب؟ قال: فقال: يا أبا عبد الله علّم رسول الله صلى الله عليه وآله علياً عليه السلام ألف باب يفتح من كل باب ألف باب قال: قلت: هذا والله العلم قال: فنكت ساعة في الأرض ثم قال: إنه لعلم وما هو بذاك.

قال: ثم قال: يا أبا عبد الله! وإن عندنا الجامعة وما يدرّهم ما الجامعة؟ قال: قلت: جعلت فداك وما الجامعة؟ قال: صحيفة طولها سبعون ذراعاً بذراع رسول الله صلى الله عليه وآله وإملائه ^(٢) من فلق فيه وخطّ عليّ بيمينه، فيها كل حلال وحرام وكل شيء يحتاج الناس إليه حتّى الأرض في الخدش وضرب بيده إليّ فقال: تأذن لي ^(٣) يا أبا عبد الله؟ قال: قلت: جعلت فداك إنما أنا لك فاصنع ما شئت، قال: فغمزني بيده وقال: حتّى أرش هذا - كأنّه مغضب - قال: قلت: هذا والله العلم ^(٤) قال: إنه لعلم وليس بذاك.

ثم سكّت ساعة، ثم قال: وإن عندنا الجفر وما يدرّهم ما الجفر؟ قال قلت: وما الجفر؟ قال: وعاء من آدم فيه علم النبيّين والوصيّين، وعلم العلماء الذين مضوا من بني إسرائيل، قال قلت: إن هذا هو العلم، قال: إنه لعلم وليس بذاك.

ثم سكّت ساعة ثم قال: وإن عندنا لمصحف فاطمة عليها السلام وما يدرّهم ما مصحف فاطمة عليها السلام؟ قال: قلت: وما مصحف فاطمة عليها السلام؟ قال: مصحف فيه مثل قرآنكم هذا ثلاث مرّات، والله ما فيه من قرآنكم حرفٌ واحدٌ، قال: قلت: هذا والله العلم قال: إنه لعلم وما هو بذاك.

(١) استفهام به به على أن مسؤوله أمر ينبغي صوته عن الاجنبى . (فى)
(٢) على المصدر والاضافة والضمير للرسول عطف على الظرف مسامحة أو فى الكلام حذف أى كتب بإملائه . من فلق فيه أى شق فيه . (فى)
(٣) تأذن لى أى فى غمزى إياك بيدي حتى تجد الوجع فى بدنك . والأرض الدية . (فى)
(٤) يحتمل الاستفهام والعكس وليس بذاك أى ليس بالعلم الغامس الذى هو أشرف علومنا (فى)

عند الشيعة هذا المصحف الذي هو ثلاثة أضعاف قرآن المسلمين ،
ليس فيه حرف مما في القرآن !!

بعدئذئها لكن ينصوا على بطلان جميع ما ينسب إليهم بل اعتوا بوجوهه فيفسره بارباعه بالفتح
 بخار الشهور ثم انه لا بد من انتهاء ما اختاروه وغيره مما يحمل صحة النبي صلى الله عليه واله كانعوا بفساد
 في المقام فيكون القرآن في نفسه عند نزوله متبعا على الاختلاف وموضوعا على المعاني في الارب المذكورة
 وحيث ان القرآن نزل في جميع مراتب تجزوا واحدا بغيره في الاختلاف كان جميع ما ذكره غير الوارد بالوحد
 المزدني غير منبذ الى رسول الله صلى الله عليه واله وقرآن القرآن بقرآنه بغير ما انزل الله وظاهر ان
 للوجوه الدائر غير خالص بعضها اكثره فهو ح غير طابقا انزل عليه ليجازا وهو المفسود وهذا
 الدليل بان كان غير طابقا لاثبات نقصان القوة والاية والكلمات لعدم ثبوت تلك الاختلافاتها الا انه
 فتمتع بغير القول بالفصل او بان يقال اذ لم يكن اعتنائهم في حفظ القرآن ومبانيه عن نظير الاختلاف
 بمعلم لم يحفظوا سورة الفاتحة كما هي ذلكا وانزلوها في كل يوم مرات عديدة في ازيد من عشرين سنة وكان
 بمعونها عنده كل حتى في بعضها ملك وبعضهم ملك وبعضهم ملك وبعضهم ملك وبعضهم ملك
 بعضهم هذا وبعضهم شدا وبعضهم صراط وبعضهم صراط وبعضهم صراط والذين وبعضهم
 من وبعضهم لا الضالين وبعضهم غير الضالين وهكذا في اختلاف اعراب كل ما رواه ذكره في قوله تعالى عليهم
 سبعه جودا المفروض ان المنزل المفروض عليهم لحد فعدم حفظهم غير ما لم تكن مذكورة الى ولا في كل
 سنة مرة مثلا بحيث يلزم منه ذكرنا من التحريف النقصا او بل موح في غاية الوضوح فالحكم بان ثابت في
 على نسق واحد ابطال ترويه على جود عديدة في التلاوة وان منشا بعض تلك الاختلافات هو الحفظ
 للبالان بعضها النسخ العاد وبعضها التصرف العمد وبعضها الاختلاف مضاعف عما لبعض تلك
 الوجوه كما وبعضها اختلاف الفهم في مرئ ومضاعف كما سنعرفه في غير ذلك مما يؤول الى تفسير او فقص
 انفسهم الى الذين ورضا من نيتهم صلى الله عليه واله والذي يدل على ذلك انما هو الاول قوله نعم لو كان
 عنده فبالله لو حذفت اختلافه فان الاختلاف في كتابه على خلاف المعنى فينا فغيره
 وايضا انه لم يري كل وعلى اختلاف النظم كفضائله بعض فقراتها بالالفحة والاعجاز وسخاثة بعضها
 الاله على التلاوة من القضا ببلوغ بعضها على رجاها وهو بعضها الى اذن مرابها وعلى
 لاختلاف الاحكام كوجوب شئ في محس كوجوب غير مع عكس وجوبها وعكس ذلك بصد على الخلا
 تبارك كل واحد واحد وهذه في موضوع واحد اختلاف اجزاء آية واحد في التلاوة والكتابة وهذا



هل يقول مسلم بان في القرآن آيات سخيفة ؟

(الوثيقة للطبرسي وهو من اكبر علماء الشيعة)

كتاب الله سبحانه أمرني رسول الله (ص) أن أعرضه اليكم لقيام الحجة عليكم يوم العرض بين يدي الله تعالى فقال له فرعون هذه الامة ونمرودها لسنا محتاجين الى قرآنك فقال لقد أخبرني حبيبي محمد (ص) بقولك هذا وانما أردت بذلك القاء الحجة عليكم فرجع امير المؤمنين (ع) به الى منزله وهو يقول لا اله الا أنت وحدك لا شريك لك لا اراد لما سبق في عملك ولا مانع لما اقتضته حكمتك فكن أنت الشاهد لي عليهم يوم العرض عليك فنأدى ابن ابي قحافة بالمسلمين وقال لهم كل من عنده قرآن من آية أو سورة فليأت بها فجاء أبو عبيدة ابن الجراح وعثمان وسعد ابن ابي وقاص ومعاوية ابن ابي سفيان وعبدالرحمن بن عوف وطلحة بن عبدالله وابو سعيد الخدري وحسان ابن ثابت وجماعات المسلمين وجمعوا هذا القرآن وأسقطوا ما كان فيه من المثالب التي صدرت منهم بعد وفاة سيد المرسلين فلهذا ترى الآيات غير مرتبطة والقرآن الذي جمعه امير المؤمنين (ع) بخطه محفوظ عند صاحب الامر (ع) فيه كل شيء حتى ارش الخدش وأما هذا القرآن فلا شك ولا شبهة وانما كلام الله سبحانه هكذا صدر عن صاحب الامر (ع) قال الشيخ الفاضل علي ابن فاضل وقلت عن السيد شمس الدين حفظه الله مسائل كثيرة تنوف على تسعين مسألة وهي عندي جمعتها في مجلد وسميتها بالفوائد الشمسية ولا أطلع عليها الا الخاصة من المؤمنين وستراه انشاء الله فلما كانت الجمعة الثانية وهي الوسطى من جمع الشهر وفرغنا من الصلاة وجلس السيد سلمه الله في مجلس الافادة للمؤمنين واذا أنا اسمع هرجا ومرجا وجزلة عظيمة خارج المسجد فسألت من السيد عما سمعته فقال لي ان امراء عسكرنا يركبون في كل جمعة من وسط كل شهر وينتظرون الفرج فاستأذنته في النظر اليهم فاذن



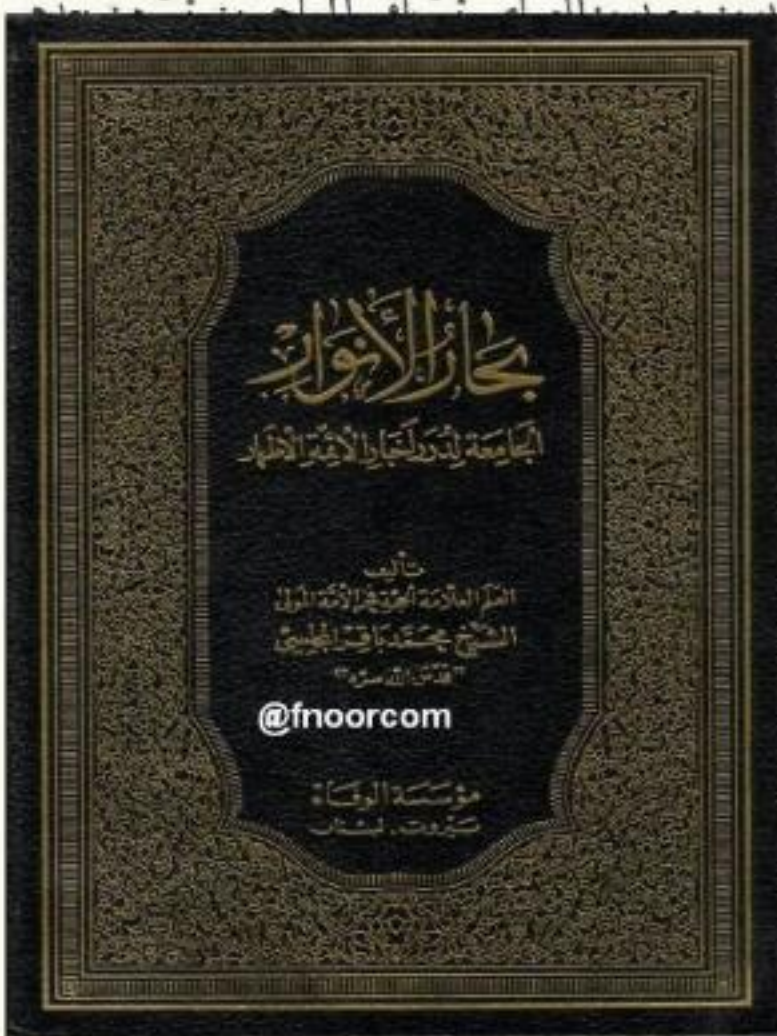
هكذا يصير علماء الشيعة على أن القرآن الذي بين أيدي المسلمين اليوم ليس هو الذي أنزله الله على نبيه صلى الله عليه وسلم ، والدليل أن الآيات في مصحف المسلمين اليوم غير مرتبطة !!

من وجر صدور القوم ، و بغضهم لله و لرسوله و لأهل بيت نبيه ﷺ ، فانطلقوا بأجمعكم إلى الرجل فعرّفوه ما سمعتم من قول رسولكم ﷺ ليكون ذلك أوكد للحجة ، وأبلغ للعذر ، وأبعد لهم من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذا وردوا عليه .

فسار القوم حتى أصدقوا بمنبر رسول الله ﷺ و كان يوم الجمعة ، فلما صعد أبو بكر المنبر قال المهاجرون للأَنْصار تقدّموا فتكلّموا ، و قال الأَنْصار للمهاجرين بل تكلّموا أنتم ! فانّ الله عزّ و جلّ أدناكم في كتابه إذ قال الله « لقد تاب الله بالنبيّ على المهاجرين و الأَنْصار » قال أبان : فقلت له : يا ابن رسول الله إنّ العامة لا تقرأ كما عندك ، فقال : و كيف تقرأ يا أبان ؟ قال : قلت : إنّها تقرأ « لقد تاب الله على النبيّ و المهاجرين و الأَنْصار » (١) فقال : ويلهم وأي ذنب كان لرسول الله ﷺ حتى تاب الله عليه منه ، إنّما تاب الله به على أمته .

فأول من تكلّم به خالد بن الوليد ، و روى أنهم كانوا بكرة و هم يومئذ أعلام مسجد

الادعوتهم الى نفسك و مشيت الى رسول الله فلم يجبك منهم الا أنا (١) براءة : ١١٧ .
(٢) قال ابن الاثير في أمّ مناف بن قصي القرشي الاموي بمشه رسول الله عاملاً على صدقاته و هو عليها و لم يزل خالد و حتى توفي رسول الله فرجعوا بالعمل من عمال رسول الله ارباحاً لا احد بعد رسول الله أبداً . كان





كما هو صريح القرآن في مواضع كثيرة إلى غير ذلك من العرف التي يجديها النقل إلى
هذا المعنى هو الشائع طمان لا يتخاضع لها وحدها في السنة الحاخاخين تخاضع
في معطو بعض القرآن وعدم بهذا اللفظ وتقدم في المقدمة الثالثة ذكر الكسب
من القلة والالتفات إلى كتاب الحرف أو كتاب الحرف في البديل أو ما في ذلك ما يجيء
كان من بينهم الكتاب أن أفاضوا في قوله فهم يرونه ولا يرونه فهو ما أشار
من أهل الكتاب لقوله قبل ذلك كل آية قد دفع الله عنهم علم الكتاب من بينهم
نولوه وكان من بينهم آخ وقوله بعد شرحه لما ذكرتم لرفعا شامهم من هذا
الكتاب من قوله ثم إن الظاهر من الغفرين أن علماء اليهود والنصارى وعلماء العامة
يعتقدونهم لهم بالأمم الحسنة والآثار الشجيرة المحافظة على الآداب المذكورة في علم القرآن
والواحيات الشجيرة المصطلح عليها بينهم والمداومة على ختمه من قوله ثم يبين لهم آياتهم
عقولهم من غير استئذان مع هذه أحكامه حلاله وحرامه إلى أهل الذكر المأمور بالرجوع إليهم في ذلك
هذا ما لا تنكره وليس الخبر لا لقوله إلا ما كان من الخرج من سائر الأخبار في الخبر
أد الحرف فيهما هو القرآن أو الأيات أو الحرف في هذا الخبر من القرآن ولا يحق اختلاف مقام
العبارة بين جميع الظهور ولا منافاة بينهما في وجوب دفع اليد عن أحدهما والحرف فيهما الخلفاء وفي علماء
العامة وأشار إلى تغير فعلهما مع أن عدم كونه ضار بالمادة من غير التوربة والاحتجالات ما في منطبه
الضروية وجعله ضار في المقام بوجوب التفكير المشبه فيه بل صرف الأخبار المذكورة الضمنية
على المقام ظاهر هذا الخبر الف بفتح الباء على التثنية لقوله في قوله ولولا أن يذهب بك الظن على
لك من أشباه الحق غيبها ونشرت لك أشيا من الحق كتمها ولكن عليك آخ وظاهر الخبر أن الحق
لكن هو ما يشبه الأمر المذكور لا الأمر والخبر من خرج من الاستقامة لا أشيا الدليل على
عشر الأخبار الواردة في الواو المحصور من القرآن الدالة على ضمير بعض الكلمات الأيات والواو
بفتح الواو المتقدمة وهي كثيرة جدا حتى قال السيد في قوله الخبرين بعض مؤلفاته كما هو عليه
الأخبار الدالة على ذلك تنزيه على الفروع يشهد على استقامتها كما في القيد المحقق الدامد على
الحق فيهم بل الشيخ فيتم صريح ثابت بأكثر مما يدل على بطلانها كما في ذكره في الخبر

أبو الفتح الحفار^(١) بالإسناد عن جابر وابن عباس أنه سأل النبي ﷺ عن قول تعالى : ﴿ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴾ [الفتح : ٢٩] قال : « إذا كان يوم القيامة عقد لواء من نور أبيض ، ونادى مناد ليقيم سيد المؤمنين ومعه الذين آمنوا بعد بعث محمد ﷺ ، فيقوم عليّ فيعطى لواء من النور الأبيض بيده ، نخته جميع السابقين الأولين من المهاجرين والأنصار ، لا يخالطهم غيرهم حتى يجلس على منبر من نور رب العزة ، الخبر . »

المتن في الكمال عن ابن طباطبا قال النبي ﷺ : « آدم ومن دونه تحت لوائي يوم القيامة ، فإذا حكم الله بين العباد أخذ أمير المؤمنين اللواء وهو على ناقه من نوق الجنة ينادي لا إله إلا الله محمد رسول الله ، والخلق تحت اللواء إلى أن يدخلوا الجنة . » اعتقاد أهل السنة جابر بن سمرة قال : يا رسول الله من يحمل رايتك يوم القيامة ؟ قال : « ومن عسى يحملها يوم القيامة إلا من كان يحملها في الدنيا عليّ بن أبي طالب . »

الأربعين عن الخطيب والفضائل عن أحمد في خبر قال النبي ﷺ : « آدم وجميع خلق الله يستظلون بظل لوائي يوم القيامة ، طوله مسيرة ألف سنة ، سنامه ياقوتة حمراء ، قضيبه فضة بيضاء ، زجه درة خضراء : له ثلاث ذوائب من در ؛ ذؤابة في المشرق وذؤابة في المغرب والثالثة وسط الدنيا مكتوب عليه ثلاثة أسطر : الأول (بسم الله الرحمن الرحيم) والثاني (الحمد لله رب العالمين) والثالث (لا إله إلا الله محمد رسول الله) طول كل سطر مسيرة ألف سنة ، وعرضه مسيرة ألف سنة ، وتسير بلوأي - يعني خلياً - والحسن عن يمينك والحسين عن يسارك ، ثم تقف بيني وبين إبراهيم في ظل العرش ، ثم تكسى حلة خضراء من الجنة ، ثم ينادي مناد من تحت العرش : نعم الأب أبوك إبراهيم ونعم الأخ أخوك عليّ . »

وأخبرني أبو الرضى الحسيني الراوندي^(٢) بإسناده عن النبي ﷺ : « إذا كان

(١) أبو الفتح الحفار : هو هلال بن محمد بن جعفر بن سعدان الحفار ، محدث ، من أهل بغداد . سمع منه أبو بكر البهقي والخطيب البغدادي توفي في ٣ صفر ٤١٤ هـ . من آثاره : جزء في الحديث .

(مجمع المؤلفين ١٣/١٥١)

(٢) أبو الرضا الراوندي : هو السيد الأحمل فضل الله بن علي بن عبيد الله الحسيني الراوندي الكاشاني ، أستاذ أئمة عصره ، له مصنفات فائقة نافلة كصفوة الشهاب وترجمة العلوي للطب الرضوي ^{مكتف} .

(الكافي والألقاب ٢/٤٣٥)

مَنَاقِبُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

تَأْلِيفُ
أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ شَهْرٍ أَشُوبٍ
الرُّضَوِيِّ الْمَازَنْدَرَانِيِّ

٣



شیعہ اور عقیدہ تحریف قرآن

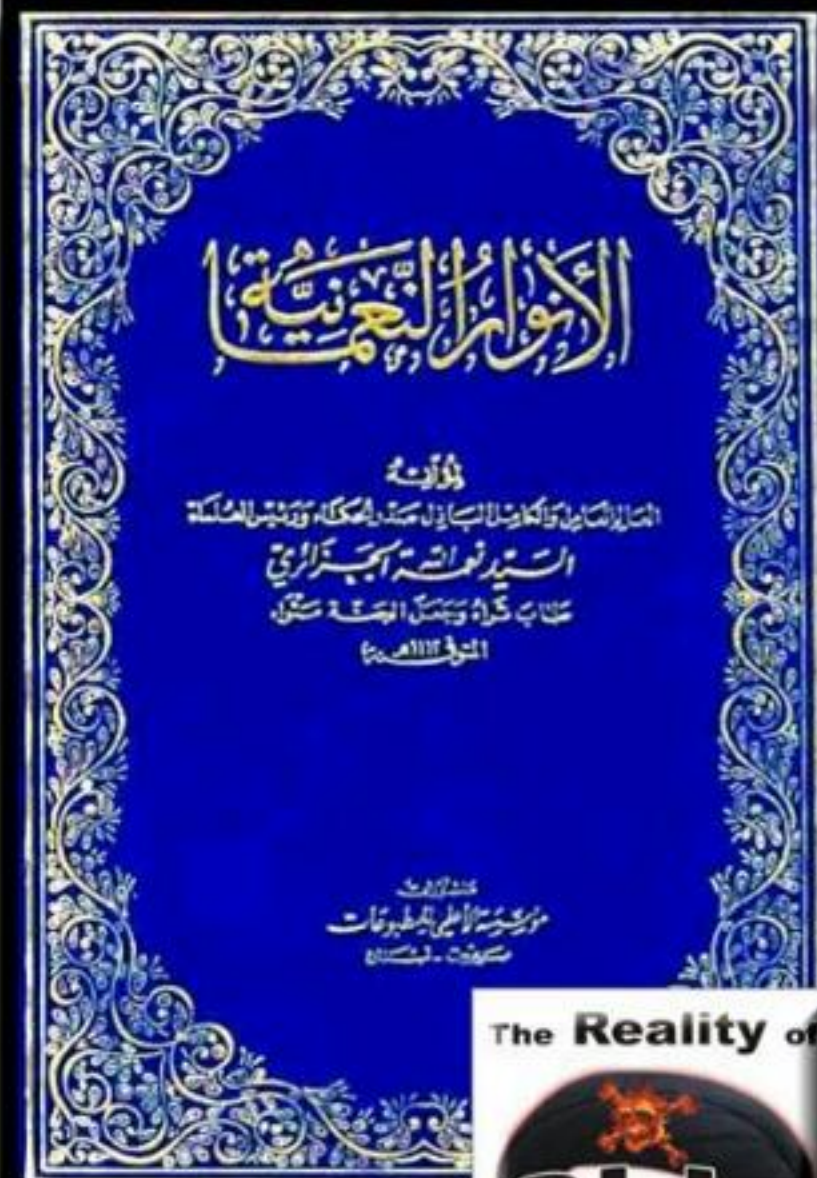
ترجمہ ڈسکرپشن میں

شیعہ عقیدہ: اصل قرآن امام مہدی کے ظہور تک نظر نہیں آئے گا (معاذ اللہ)

نور فیما يختص بالصلوة (۲۴۷)
والظاهر ان هذا القول انما صدر منهم لاجل مصالح كثيرة منها سد باب الطعن عليها
بأنه اذا جاز هذا في القرآن فكيف جاز العمل بقواعده واحكامه مع جواز لحوق التحريف لها،
وسأنتي الجواب عن هذا كيف وهؤلاء الاعلام رويوا في مؤلفاتهم اخباراً كثيرة تشتمل على
وقوع تلك الامور في القرآن وان الآية هكذا انزلت ثم غيرت الى هذا.

الرابع انه قد حكى شيخنا الشهيد طاب ثراه عن جماعة من القراء انهم قالوا ليس المراد
بتواتر السبع والعشر ان كل ما ورد من هذه القراءات متواتر بل المراد انحصار المتواتر الان فيما
نقل من هذه القراءة فان بعض ما نقل عن السبعة شاذ فضلاً عن غيرهم فاذا اعترف القراء بمثل
هذا فكيف ساءلنا الحكم على هذه القراءات كلها بالتواتر كما قاله العلامة في كتاب المنتهى
وكيف ظهرت لنا القراءة المتواترة حتى نقرأ بها في الصلوة، وكيف حكمنا بأن الكل قد نزل به
الروح فان هذا القول منهم رجوع عن التواتر.

الخامس انه قد استفاض في الاخبار ان القرآن كما انزل لم يولفه الا امير المؤمنين عليه السلام
بوصية من النبي صلى الله عليه وآله فبقى بعد موته ستة اشهر مشغلاً بجمعه فلما جمعه كما انزل اتى به الى
المتخلفين بعد رسول الله صلى الله عليه وآله فقال لهم هذا كتاب الله كما انزل فقال له عمر بن الخطاب لا
حاجة بنا اليك ولا الى قرأتك عندنا قرآن كتبه عثمان فقال لهم علي عليه السلام لن تروه بعد هذا اليوم
ولا يراه احد حتى يظهر ولدي المهدي عليه السلام وفي ذلك القرآن زيادات كثيرة وهو خال من
التحريف وذلك ان عثمان قد كان من كتاب الوحب لمصلحة رآها عليه السلام وهي ان لا يكذبه في
امر القرآن بأن يقولوا انه مفترى او انه لم ينزل به الروح الامين، كما قاله اسلافهم بل قالوا
هم ايضاً وكذلك جعل معاوية من الكتاب قبل موته ستة اشهر لمثل هذه المصلحة ايضاً وعثمان



The Reality of



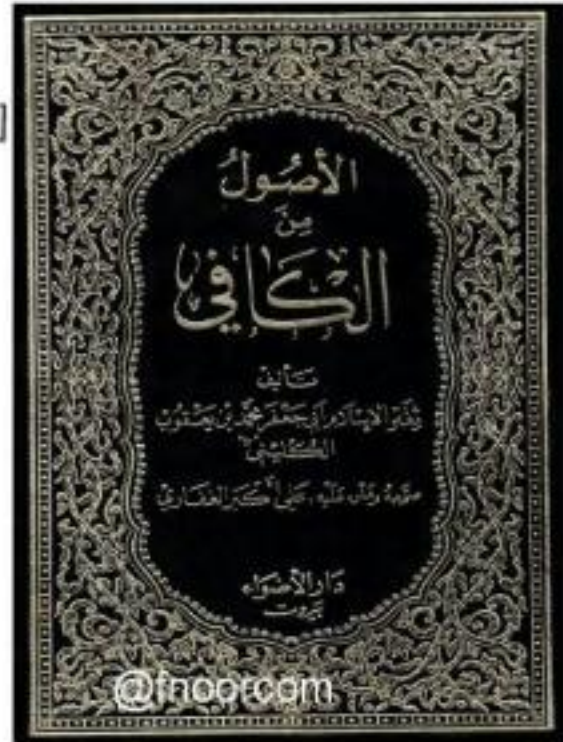
facebook.com/TheRealityOfShiaRafidha

٢٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن عبد الله بن فرقد والمعلّى بن خنيس قالا : كنا عند أبي عبد الله عليه السلام ومعنا ربيعة الرّأي فذكرنا فضل القرآن فقال أبو عبد الله عليه السلام : إن كان ابن مسعود لا يقرأ على قراءتنا فهو ضالٌّ ، فقال ربيعة : ضالٌّ ؟ فقال : نعم ضالٌّ ، ثم قال أبو عبد الله عليه السلام : أمّا نحن فنقرأ على قراءة أبي (١) .

٢٨ - علي بن الحكم ، عن هشام بن سالم (٢) ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن القرآن الذي جاء به جبرئيل عليه السلام إلى محمد صلى الله عليه وآله سبعة عشر ألف آية (٣) .

ثم كتاب فضل القرآن بمنه وجوده

[ويتلوه كتاب العشرة]



(١) يدل على أن قراءة أبي بن كعب أصح القراءات عندهم عليهم السلام .

(٢) في بعض النسخ [هارون بن مسلم] مكان هشام .

(٣) قد اشتهر اليوم بين الناس أن القرآن ستة آلاف وستمائة وستون آية وروى الطبرسي

(ر) في المجمع عن النبي صلى الله عليه وآله أن القرآن ستة آلاف ومائتان وثلاث وستون

آية . ولعل الاختلاف من قبل تحديد الآيات .

ثمّ اندفع فيه بالسريانيّة فلا والله (١) ما رأينا قسّاً
مفسّره لنا بالعربيّة ، فقال : كان يقول في سجوده :
أجري (٢) ، أتراك معذّبي وقد عفّرت لك في التراب
تلك المعاصي ، أتراك معذّبي وقد أسهرت لك ليلي
فع رأسك فأنّني غير معذّبك ، قال : فقال : إن قلت :
عبدك وأنت ربّي ؟ [قال] : فأوحى الله إليه أن ارفع
إذا وعدت وعداً وفيت به .

﴿ باب ﴾

@fnoorcom

☆ (انه لم يجمع القرآن كله الا الائمة عليهم السلام وانهم) ☆

☆ (يعلمون علمه كله) ☆

١ - عُمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَدَ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمَقْدَامِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : مَا ادَّعَى أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ جَمَعَ الْقُرْآنَ
كُلَّهُ كَمَا أُنْزِلَ إِلَّا كَذَّابٌ ، وَمَا جَمَعَهُ وَحَفَظَهُ كَمَا نَزَّلَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
عليه السلام وَالْأُئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ عليهم السلام .

٢ - عُمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عُمَدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُمَدِ بْنِ سَنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ
عَنْ الْمُنْخَلِ (٤) ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : مَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَدَّعِيَ
أَنَّهُ عِنْدَهُ جَمِيعُ الْقُرْآنِ كُلِّهِ ظَاهِرُهُ وَبَاطِنُهُ غَيْرَ الْأَوْصِيَاءِ (٥) .

(١) اندفع فيه أى شرع. فلا والله ، فى بعض النسخ [فواشه] .

(٢) القس بالفتح رئيس النضارى فى العلم كاقبیس . والجائلق يكون فوفه و يطلق على قاضيه . (فى) .

(٣) الهاجرة : نصف النهار حين يستكن الناس فى بيوتهم كأنهم قد تهاجروا شدة الحر . (فى)

(٤) المنخل بضم اليم وفتح النون وتشديد المعجمة المفتوحة وربما يقره منخل بسكون النون وتخفيف الغاء . (آت)

(٥) قوله عليه السلام ان عنده القرآن كله الخ الجملة وإن كانت ظاهرة فى لفظ القرآن ومشرقة بوقوع التحريف فيه لكن تقييدها بقوله : ظاهره و باطنه يفيد أن المراد هو العلم بجميع القرآن من حيث معانيه الظاهرة على الفهم المادى و معانيه المستبطنة على الفهم المادى وكذا قوله فى الرواية السابقة : « وما جمعه وحفظه الخ » حيث قيد الجمع بالحفظ فانهم (الطباطبائى) .

وأرسلهما في اللعنة وأرسلهما في الفتنة ركساً، يزعم ابن بابا أنه بعثته نبياً وأنه ياب عليه لعنة الله سخر منه الشيطان فأغواه، فلعن الله من قبل منه ذلك. يا محمد إن قدرت أن تخذش رأسه بالحجر فافعل، فإنه قد أذاني أذاه الله في الدنيا والآخرة.

قال أبو عمرو: وقالت فرقة بنو محمد بن نصير الفهري التميمي، وذلك أنه ادعى أنه نبي رسول وأن علي بن محمد العسكري قتله أرسله، وكان يقول بالناسخ والغلو في أبي الحسن قتله ويقول فيه بالريوية ويقول بإباحة المحارم ويحفل نكاح الرجال بعضهم بعضاً في أديارهم ويقول: إنه من الفاعل والمفعول به أحد الشهوات والطيبات وإن الله لم يحرم شيئاً من ذلك، وكان محمد بن موسى بن الحسن بن فرات يقوي أسبابه ويعضده وذكر أنه رأى بعض الناس محمد بن نصير عياناً وغيلاً له على ظهره، قرأه علي ذلك فقال: إن هذا من اللذات وهو من التواضع فترك التجسس، واقترب الناس فيه بعده فرقاً^(١).



٣٨٤ و ٣٨٥ و ٣٨٦ - موسى السواق ومحمد بن موسى الشريفي وعلي

ابن حسكة^(٢)

قال نصر بن الصباح: موسى السواق له أصحاب علياوية يقعون في السيد محمد رسول الله، وعلي بن حسكة الحواري القمي كان أستاذ القاسم الشعراني اليعقوبي، وابن بابا ومحمد بن موسى الشريفي كلنا من تلامذة علي بن حسكة، ملعونون لعنهم الله. وذكر الفضل بن شاذان في بعض كتبه أن من الكذابين المشهورين علي بن حسكة.



(١) انظر تفصيل معتقدات التيمرية في فرق الشيعة ص ٩٣.

(٢) السواق يفتح السين وتشديد الواو: لقب لصانع السويق أو بانه، أو لقب لمن أكثر مباشرة السويق والشراء، أو بكسر السين: الطويل الساق، والشريفي نسبة إلى ((شريف)) بالصغير موضع قرب المدينة في وادي العقيق، وقيل ((شريف)) يفتح الشين جيلان أحمران ببلاد بني سليم، وفي رجال الطوسي ص ٤٣٦ ((السريعي)) بدل الشريفي.

رجال الكشي

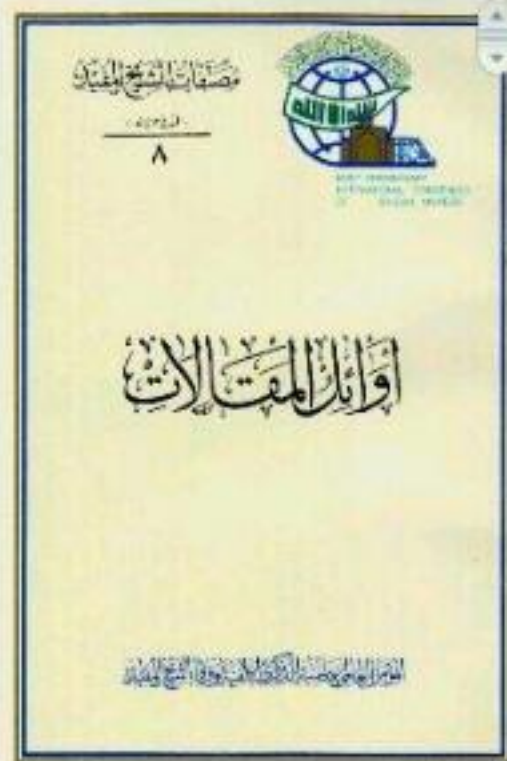
لأنه بنو محمد بن عبد الله الكشي

قدم له وطبق عليه ووضع فهرسه

السيد الشريف

مشتورات
مؤسسة الأمل للطباعة
بتهران - إيران

بعضهم اكتفى بالعلامة (ع) و ماذكرنا انساب.



..... بوائت القالات

ينقلني من أصلاب الطاهرين، إلى أرحام
المكرم هذا. وأجمعوا على أن عمه اباطالب -
ة بنت وهب كانت على التوحيد، وأنها تحشر
(١) هذا القول جميع الفرق من سميناه بدء.

١٠- القول في الرجعة والبداء و تأليف القرآن

و اتفقت الإمامية على وجوب رجعة كثير من الأموات إلى الدنيا قبل يوم
القيامة و إن كان بينهم في معنى الرجعة اختلاف. و اتفقوا على إطلاق لفظ
«البداء» في وصف الله تعالى و أن ذلك (٢) من جهة السمع دون القياس. و اتفقوا
على أن أئمة الضلال خالفوا في كثير من تأليف القرآن، و عدلوا فيه عن موجب
التنزيل و سنة النبي (ص). و أجمعت المعتزلة والخوارج والزيدية والمرجئة
وأصحاب الحديث على خلاف الإمامية في جميع ما عددناه.

١١- القول في الوعيد

و اتفقت الإمامية على أن الوعيد بالخلود في النار متوجه إلى الكفار خاصة
دون مرتكبي الذنوب من أهل المعرفة بالله تعالى والإقرار بفرائضه من أهل
الصلوة، و وافقهم على هذا القول كافة المرجئة سوى محمد بن شبيب و
أصحاب الحديث قاطبة. و أجمعت المعتزلة على خلاف ذلك وزعموا أن الوعيد

١- في ذلك القول الف.

٢- و إن كان من جهة ب و ه و الف.

الثاني: أن المقام يقتضي المدح والتشريف لمن نزلت الآية فيه ، حيث جلّ لهم بالكساء ولم يدخل فيه غيرهم ، وخصّصهم بدعائه فقال : اللهم هؤلاء أهل بيتي وحامتي ، على ما سبق في الأخبار ، وكذا التأكيد في الآية حيث أعاد التطهير بعد بيان إذهب الرجس ، والمصدر بعده منو

تعالى : « ليذهب الكرامة ؛ انتهى الثالث أن

وأن يعطيه ما وعد منهم ويكلفهم بطرداً لدعوته عليه السلام وأجاب الم

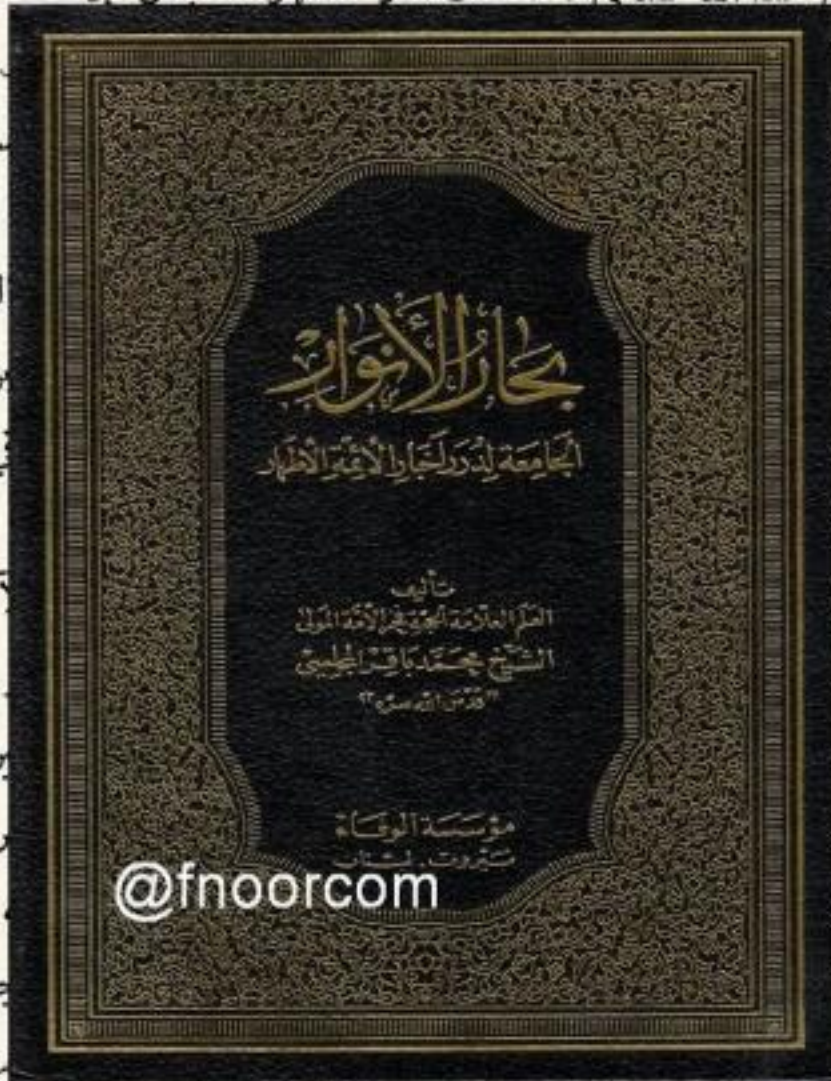
فيهم بل المراد بها أن هذا المنع بمصداق السند^(١) فترتيب القرآن الذي روى البخاري^(٢)

ابن ثابت أنه سمع رسول الله يقرء بها ، فالتمسناها فوجدناها مع خزيمة بن ثابت الأنصاري^(٣) من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه ، فالحقناها في سورتها من المصحف ، فلعل آية التطهير أيضاً وضعوها في موضع زعموا أنها تناسبه ، أو أدخلوها في سياق مخاطبة الزوجات لبعض مصالحيهن الدينيّة ، وقد ظهر من الأخبار عدم ارتباطها بقصتهن ، فالاعتماد في هذا الباب على النظم والترتيب ظاهر البطلان .

(١) مفاتيح الغيب ٦ : ٦١٥ .

(٢) كذا في النسخ وهو تصحيف والصحيح : وأما السياق . راجع من ٢٣٥ س ١٧ و ١٩ (ب) .

(٣) صحيح البخاري ٣ : ١٤٠ .



أن زياد بن أبي سفيان أمر بالأسود أن ينقط للصاحف . وذكر الجاحظ في كتاب " الأمصار " أن نصر بن عاصم أول من نقط للصاحف ، وكان يقال له : نصر الحروف . وأما وضع الأعراس ؛ فقيل : إن اللأمون العباسي أمر بذلك . وقيل : إن المجاج فعل ذلك .

واعلم أن عدد سور القرآن العظيم باتفاق أهل الحل والعقد مائة وأربع عشرة سورة ؛ كما هي في المصحف العثماني ، أولها القائمة وآخرها الناس . وقال مجاهد : وثلاث عشرة بمثل الأنفال والثوبة سورة واحدة لاشتباه الطرفين وعدم البسطة . ويردّه تسمية النبي صلى الله عليه وسلم كلاً منهما . وكان في مصحف ابن مسعود اثنا عشر لم يكن فيها الموءذتان ؛ لشبهة الرقية ؛ وجوابه رجوعه إليهم ، وما كتب الكل . وفي مصحف أبي ست عشرة ؛ وكان دعاء الاستفتاح والقنوت في آخره كالسورتين . ولا دليل فيه لمواقفهم ؛ وهو دعاء كُتِبَ بعد الفاتحة .

وعدد آياته في قول علي رضي الله عنه : ستة آلاف ومائتان وثمان عشرة . وعطاء : ستة آلاف ومائة وسبع وسبعون . وحيد : ستة آلاف ومائتان واثناعشرة . وراشد : ستة آلاف ومائتان وأربع .

وقال حميد الأعرج^(١) : نصفه (مئة صبراً)^(٢) في الكهف ، وقيل : عين (تستطيع)^(٣) ، وقيل : ثانی لامي (وليتطلف)^(٤) .

واعلم أن سبب اختلاف العلماء في عدد الآي والسلم والحروف أن النبي صلى الله عليه

(١) هو حميد بن قيس الأعرج ؛ أبو صفوان السكافري ، توفي سنة ١٣٠ . (طبع في القراء لابن الجزري ١ : ٢٦٠) .

(٢) سورة الكهف ٦٧

(٣) سورة الكهف ١٩

البرهان في علوم القرآن

للإمام بدر الدين محمد بن عبد الله الزركشي

تأليف
محمد أبو الفضل إبراهيم

الجزء الأول

مكتبة
دار الشريعة

٢٢ شارع الجمهورية - القاهرة

وفي رواية أبي ذر الغفاري (2) أنه قال: لما توفي رسول الله صلى الله عليه وآله جمع

علي عليه السلام القرآن وجاء به إلى المهاجرين والأنصار وعرضه عليهم لما قد أوصى

عمر و قال: يا علي اردده فلا حاجة لنا فيه، فأخذه عليه السلام وانصرف ثم أحضروا زيد بن قاريا لا قرآن - ف قال له عمر: إن عليا جاء بالقرآن وفيه فضائح المهاجرين والأنصار، و قد رأينا أن ونسقط منه ما كان فيه فضيحة وهتك للمهاجرين والأنصار، فأجابه زيد إلى ذلك، ثم قال: من القرآن على ما سألتكم وأظهر علي القرآن الذي ألفه أليس قد بطل كل ما عملتم؟ قال

قال زيد: أنتم أعلم بالحيلة، ف قال عمر:

ون أن نقتله ونستريح منه، فدبر في قتله على يد خالد بن الوليد فلم يقدّر على ذلك، و قد مضى شرح ذلك.

فلما استخلف عمر سأل عليا عليه السلام أن يدفع إليهم القرآن فيحرفوه فيما بينهم، ف قال: يا أبا الحسن إن جئت بالقرآن الذي كنت قد جئت به إلى أبي بكر حتى نجتمع عليه، ف قال عليه السلام: هيهات ليس إلى ذلك سبيل، إنما جئت به إلى أبي بكر لتقوم الحجة عليكم، ولا تقولوا يوم القيامة إنا كنا عن هذا غافلين، أو تقولوا ما جئنا به أن القرآن الذي عندي لا يمسه إلا المطهرون والأوصياء من ولدي، قال عمر: فهل لإظهاره وقت معلوم، ف قال عليه السلام: نعم إذا قام القائم من ولدي، يظهره ويجمل الناس عليه، فتجري السنة به صلوات الله عليه (1).



صحته وفساده أو يتمسك في إثباته بما في بعض الروايات من وجود أسماء جملة من المنافقين في مصحف علي عليه السلام وهل يقاس ذلك بذكر أبي لهب المعلن بشركه، ومعاداته للنبي صلى الله عليه وآله مع علم النبي بأنه يموت على شركه. نعم لا بعد في ذكر النبي صلى الله عليه وآله أسماء المنافقين لبعض خواصه كأمير المؤمنين عليه السلام وغيره في مجالسه الخاصة.

وحاصل ما تقدم : أن وجود الزيادات في مصحف علي عليه السلام وإن كان صحيحاً، إلا أن هذه الزيادات ليست من القرآن، ومما أمر رسول الله صلى الله عليه وآله بتبليغه إلى الأمة، فإن الالتزام بزيادة مصحفه بهذا النوع من الزيادة قول بلا دليل، مضافاً إلى أنه باطل قطعاً. ويدل على بطلانه جميع ما تقدم من الأدلة القاطعة على عدم التحريف في القرآن.

الشبهة الثالثة :

إن الروايات المتواترة عن أهل البيت عليهم السلام قد دلت على تحريف القرآن فلا بد من القول به.

والجواب :

إن هذه الروايات لا دلالة فيها على وقوع التحريف في القرآن بالمعنى المتنازع فيه، وتوضيح ذلك : إن كثيراً من الروايات، وإن كانت ضعيفة السند، فإن جملة منها نقلت من كتاب أحمد بن محمد السيارى، الذي اتفق علماء الرجال على فساد مذهبه، وأنه يقول بالتناسخ، ومن علي بن أحمد الكوفي الذي ذكر علماء الرجال أنه كذاب، وأنه فاسد المذهب إلا أن كثرة الروايات تورث القطع بصدور بعضها عن المعصومين عليهم السلام ولا أقل من الاطمئنان بذلك، وفيها ما روي بطريق معتبر فلا حاجة بنا إلى التكلم في سند كل رواية بخصوصها.



مرجع الشيعة المعاصر (الخوئي) يقول بالتحريف !
فهل لازلتهم تقولون : عقيدة التحريف عند المتقدمين ؟

صحته وفساده أو يتمسك في إثباته بما في بعض الروايات من وجود أسماء جملة من المنافقين في مصحف علي عليه السلام وهل يقاس ذلك بذكر أبي لهب المعلن بشركه، ومعاداته للنبي صلى الله عليه وآله مع علم النبي بأنه يموت على شركه. نعم لا بعد في ذكر النبي صلى الله عليه وآله أسماء المنافقين لبعض خواصه كأمير المؤمنين عليه السلام وغيره في مجالسه الخاصة.

وحاصل ما تقدم : أن وجود الزيادات في مصحف علي عليه السلام وإن كان صحيحاً، إلا أن هذه الزيادات ليست من القرآن، ومما أمر رسول الله صلى الله عليه وآله بتبليغه إلى الأمة، فإن الالتزام بزيادة مصحفه بهذا النوع من الزيادة قول بلا دليل، مضافاً إلى أنه باطل قطعاً. ويدل على بطلانه جميع ما تقدم من الأدلة القاطعة على عدم التحريف في القرآن.

الشبهة الثالثة :

إن الروايات المتواترة عن أهل البيت عليهم السلام قد دلت على تحريف القرآن فلا بد من القول به.

والجواب :

إن هذه الروايات لا دلالة فيها على وقوع التحريف في القرآن بالمعنى المتنازع فيه، وتوضيح ذلك : إن كثيراً من الروايات، وإن كانت ضعيفة السند، فإن جملة منها نقلت من كتاب أحمد بن محمد السيارى، الذي اتفق علماء الرجال على فساد مذهبه، وأنه يقول بالتناسخ، ومن علي بن أحمد الكوفي الذي ذكر علماء الرجال أنه كذاب، وأنه فاسد المذهب إلا أن كثرة الروايات تورث القطع بصدور بعضها عن المعصومين عليهم السلام ولا أقل من الاطمئنان بذلك، وفيها ما روي بطريق معتبر فلا حاجة بنا إلى التكلم في سند كل رواية بخصوصها.



مرجع الشيعة المعاصر (الخوئي) يقول بالتحريف !
فهل لازلتם تقولون : عقيدة التحريف عند المتقدمين ؟

﴿ باب ﴾

﴿ معنى عرفاء أهل الجنة ﴾

١ - حدثنا أبو الحسن محمد بن أحمد بن علي الأسدي ، قال : حدثنا أبي ؛ وعلي ابن العباس البجلي ؛ والحسن بن علي بن النصر الطوسي قالوا : حدثنا محمد بن عبد الرحمن ابن غزوان قال : حدثنا أبو سنان العابدی قال : حدثنا صفوان بن سليم . عن عطاء بن بشار ، عن أبي سعيد الخدري قال : قال رسول الله ﷺ : حملة القرآن عرفاء أهل الجنة .

﴿ باب ﴾

﴿ معنى الفرقة الواحدة الناجية ﴾

١ - حدثنا أبو نصر محمد بن أحمد بن تميم السرخسي قال : حدثنا أبو يزيد محمد بن إدريس الشامي قال : حدثنا إسحاق بن إسرائيل قال : حدثنا عبد الرحمن بن عبد المحارب قال : حدثنا الإفريقي ، عن عبد الله بن يزيد ، عن عبد الله بن عمر قال : قال رسول الله ﷺ : سيأتي على أمتي ما أتى على بني إسرائيل مثل يمثل وإنهم نفر قوا على اثنين وسبعين ملقوستفرق أمتي على ثلاث وسبعين ملّة تزيد عليهم واحدة كلّها في النار غير واحدة . قال : قيل : يا رسول الله وماتلك الواحدة ؟ قال هو : مانحن عليه اليوم أنا وأصحابي .

﴿ باب ﴾

﴿ معنى قول الصادق عليه السلام : « من أعطى أربعاً لم يحرم أربعاً » ﴾

١ - حدثنا أبو أحمد ^(١) بن الحسن بن عبد الله بن سعيد العسكري قال : حدثنا

(١) كذا في جميع النسخ التي بأيدينا والظاهر أن لفظة « أربع » زائدة والمصحح « وأبو واحد الحسن » كما سيأتي بعد روايتين وجب النسخ هناك غالباً عنها . (م)



مُعَانِي الْأَخْبَاءِ
لِلشَيْخِ الْجَلِيلِ الْأَفَلَهِي
الضَّادِّ

أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ

الْقَاسِمِ

تَجَمُّعِهِ

عَلَى كِبَرِ الْقَارِي

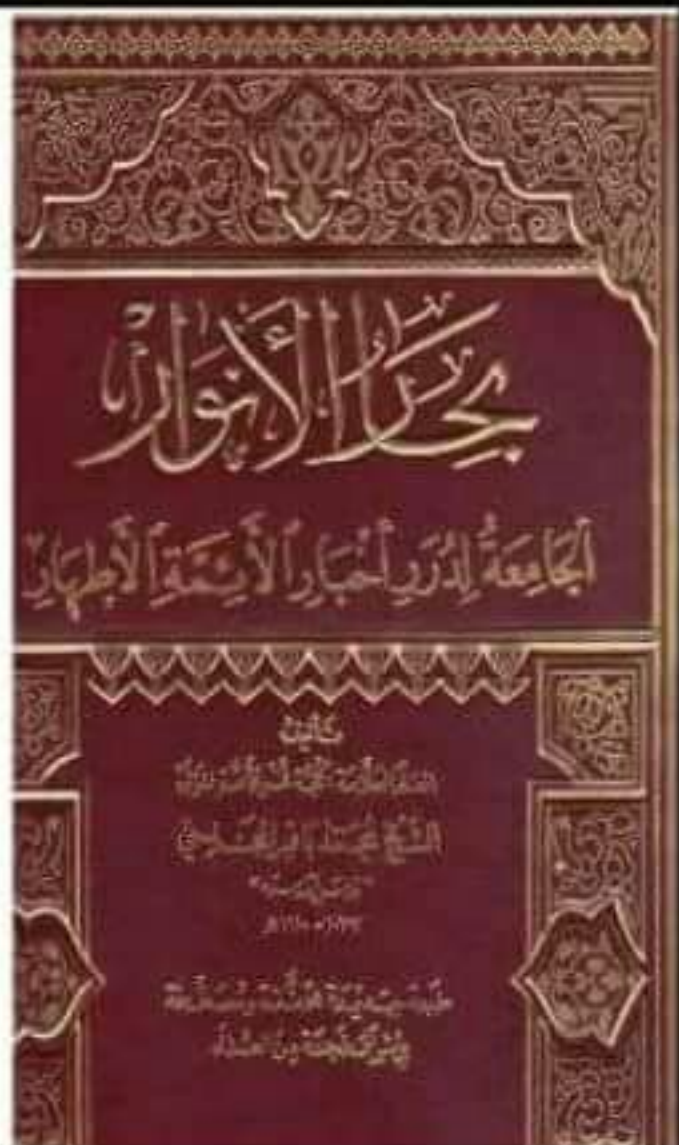
دار المعرفة
طبع في المطبعات والنشر
بمدينة القاهرة

الجواب؛ شیعہ رافضی اپنے رافضی نام پر فخر کرتے ہیں اور اس نام کی مدح کرتے ہیں اور اپنے لئے باعث افتخار سمجھتے ہیں چنانچہ باقر مجلسی کی کتاب بحار الانوار ۹۷/۶۵ پر اس رافضی نام کی مدح پر پورا باب ہے اور کئی روایتیں موجود ہیں ان میں سے ایک روایت یہ ہے کہ امام جعفر کے سامنے کسی کے متعلق کہا گیا وہ رافضی ہے تو امام جعفر نے کہا کہ میں بھی رافضی ہوں اور وہ مجھ سے ہے

۳- سن : عن ابن یزید ، عن صفوان ، عن زید الشحام ، عن أبي الجارود قال :
 اسم الله اذنيه كما اعمى عينيه إن لم يكن سمع أبا جعفر عليه السلام ورجل يقول : إن
 فلاناً سمناً باسم ، قال : وما ذاك الاسم ؟ قال : سمناً الرافضة ، فقال أبو جعفر عليه السلام
 بيده إلى صدره : وأنا من الرافضة وهو مني قالها ثلاثاً (۱) .

۳- سن : عن ابن یزید ، عن ابن محبوب ، عن محمد بن سليمان : عن رجلين
 عن أبي بصير قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : جعلت فداك اسم سمناً به استحللت به
 الولاية دعاءنا وأموالنا وعذابنا ، قال : وما هو ؟ قال : الرافضة ، فقال أبو جعفر عليه السلام :
 إن سبعين رجلاً من عسكر فرعون رفضوا فرعون فأتوا موسى عليه السلام فلم يكن في قوم
 موسى أحد أشد اجتهاداً وأشد جألاً لهرون منهم فسماهم قوم موسى الرافضة ، فأوحى الله
 إلى موسى أن أثبت لهم هذا الاسم في التوراة فأتى نحلتهم ، وذلك اسم قد نحلكموه
 الله (۲) .

۴- قر : عن محمد بن القاسم بن عبيد ، عن الحسن بن جعفر ، عن الحسين ، عن
 محمد يعني ابن عبد الله الحنظلي ، عن وكيع ، عن سليمان الأعمش قال : دخلت على
 أبي عبد الله جعفر بن محمد عليه السلام قلت : جعلت فداك إن الناس يسموننا روافض ، وما
 الروافض ؟ فقال : والله ما هم سموكموه ، ولكن الله سماكم به في التوراة والانجيل
 على لسان موسى ولسان عيسى عليه السلام وذلك أن سبعين رجلاً من قوم فرعون رفضوا
 فرعون و دخلوا في دين موسى فسماهم الله تعالى الرافضة ، وأوحى إلى موسى أن



رافضی منکرین قرآن

شیعہ مذہب کا امام المحدثین کلینی کہتا ہے اصل قرآن مصحف فاطمہ ہے جو مسلمانوں کے قرآن سے تین گنا زیادہ ہے اور اس قرآن کا ایک حرف بھی مصحف فاطمہ میں نہیں ہے

الکافی جلد اول کتاب الحجت صفحہ نمبر 141 تا 142

ثُمَّ سَمِعْتُ سَاعَةَ ثُمَّ قَالَ: وَإِنْ جِئْنَا الْخَطَرَ وَمَا يُذَرِّبُهُمْ مَا الْخَطَرُ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الْخَطَرُ؟ قَالَ: وَمَا
مِنْ أَدَمَ فِيهِ جِلْمُ النَّبِيِّ وَالْوَصِيِّ، وَجِلْمُ الْعَلَمَاءِ الَّذِينَ مَضَوْا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هَذَا هُوَ
الْجِلْمُ، قَالَ: إِنَّهُ لَجِلْمٌ وَلَيْسَ بِذَاكَ. ثُمَّ سَمِعْتُ سَاعَةَ ثُمَّ قَالَ: وَإِنْ جِئْنَا لَمْ نَصِفْ لِمَا بَطَلَتْ وَمَا يُذَرِّبُهُمْ مَا مُصَحَّفٌ لِمَا بَطَلَتْ؟

۱۴۲

اسول الکافی ۳

قَالَ: قُلْتُ: وَمَا مُصَحَّفٌ لِمَا بَطَلَتْ؟ قَالَ: مُصَحَّفٌ فِيهِ يَتْلُو قُرْآنَكُمْ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَاللَّهُ مَا فِيهِ مِنْ
قُرْآنِكُمْ حَرْفٍ وَاجِدٌ، قَالَ: قُلْتُ: هَذَا وَاللَّهُ الْجِلْمُ قَالَ: إِنَّهُ لَجِلْمٌ وَمَا هُوَ بِذَاكَ.

ثُمَّ سَمِعْتُ سَاعَةَ ثُمَّ قَالَ: إِنْ جِئْنَا جِلْمَ مَا كَانَ وَجِلْمَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ: قُلْتُ:
جُعِلَتْ فِدَاكَ هَذَا وَاللَّهُ هُوَ الْجِلْمُ، قَالَ: إِنَّهُ لَجِلْمٌ وَلَيْسَ بِذَاكَ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ فَأَيُّ شَيْءٍ الْجِلْمُ؟
قَالَ: مَا يَخْذُلُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، الْأَمْرُ مِنْ تَغْيِيرِ الْأَمْرِ، وَالشَّرُّ يَغْيِي الشَّرَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۲ - جِلْمٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ خَمَّادِ بْنِ عُفَّانَ قَالَ:

رافضیت Vs شہزاد

رافضیت نے تو پوری آیت الکرسی ہی بدل ڈالی

رافضیت کا صفِ اول کا محدث باقر مجلسی کہتا ہے

اصل آیت الکرسی جو اللہ نے نازل کی وہ یہ ہے

مفتاح الجنان صفحہ نمبر ۷۲ تا ۷۳

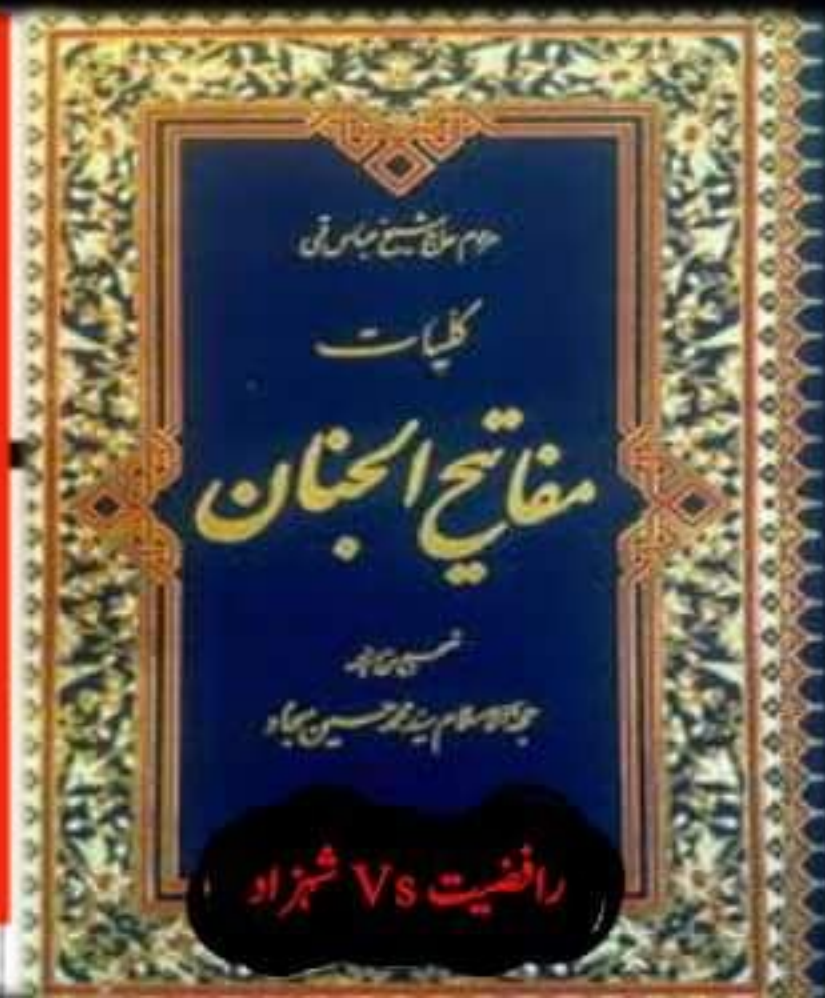
(۱) قال العلامة المجلسي: آية الكرسي على التزويل على رواية علي بن إبراهيم والكليني
هي: «إِلَهٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى حَالِمٌ الْعِلْمِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ مَنْ لَمْ
يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ... إِلَى... غَمَّ لَهَا وَهِيَ كَالْحَلْقِ الْوَدَّ».

أعمال نهار الجمعة

۷۳

أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَّقِينَ،

كان طهراً من الجمعة إلى الجمعة، أي طهراً من دنوئه، أو أن أعماله



اعتقاداً ما این است که قرآنی که خداوند متعال بر رسولش صلی الله علیه و آله نازل کرده همان چیز است که در بین دو پوست یا دو جلد و در دستان مردم است بیشتر از آن نیست. و عدد سوره هائیش در نزد اهل سنت صد و چهارده است و در نزد شیعه سوره الضحی و الم نشرح یک سوره و لا یتلاف و الم ترکیب سوره است و هر کس که به ما نسبت دهد که ما می گوئیم قرآن بیشتر از این است، به تحقیق بر ما دروغ بسته است... بل که ما می گوئیم نوعی از وحی نازل شده است که قرآن نیست. که اگر با همین قرآن جمع آوری شود، مقدار آن هفده هزار آیه می شود.

باب الاعتقاد فی مبلغ القرآن

قال الشيخ - رضي الله عنه -: اعتقادنا أن القرآن الذي أنزله الله تعالى على نبيه محمد ﷺ هو ما بين الدفتين، وهو ما في أيدي الناس، ليس بأكثر من ذلك، ومبلغ سوره عند الناس مائة وأربع عشرة سورة.

وعندنا أن الضحى والم نشرح سورة واحدة، ولا يلاف والم تركيب سورة واحدة^(١).

ومن نسب إلينا أننا نقول إنه أكثر من ذلك فهو كاذب.

وما روي من ثواب قراءة كل سورة من القرآن، وثواب من ختم القرآن كله^(٢)، وجواز قراءة سورتين في ركعة نافلة، والنهي عن القرآن بين سورتين في ركعة فريضة، تصديق لما قلناه في أمر القرآن وأن مبلغه ما في أيدي الناس.

وكذلك ما روي من النهي عن قراءة القرآن كله في ليلة واحدة، وأنه لا يجوز أن يختم في أقل من ثلاثة أيام، تصديق لما قلناه أيضاً^(٣).

بل نقول: إنه قد نزل الوحي الذي ليس بقرآن، ما لو جمع إلى القرآن لكان

(١) في زيادة: والانفال والتوبة سورة واحدة.

(٢) راجع: ثواب الأعمال: ١٢٥ - ١٥٧.

(٣) راجع: عيون أخبار الرضا - عليه السلام - ٢: ١٨١، الكافي ٢: ٤٥١ باب في كم يقرأ القرآن ويختم.

مُصَنَّفَاتُ الشَّيْخِ الْمُفِيدِ

(السنة ١٣٤٣ هـ)

٥



1000th ANNIVERSARY
INTERNATIONAL CONGRESS
OF (SHEIKH MOFEEDEE)

الاعتقادات

للشيخ الصدوق

المؤتمراً العالمي بمناسبة الذكرى الألفية لوفات الشيخ المفيد

لم يمت حتى يدرك القائم (عج) وإن قاله مئة مرة قضى الله له ستين حاجة: ثلاثين من حاجات الدنيا وثلاثين من حاجات الآخرة.

الرابع: أن يقرأ سورة الرحمن بعد فريضة الصبح فيقول بعد: **فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ: لَا يَشْيءُ مِنْ آلَائِكَ رَبُّ أَكْذَبُ.**

الخامس: قال الشيخ الطوسي رحمه الله: من المسنون بعد فريضة الصبح يوم الجمعة أن يقرأ التوحيد مئة مرة، ويصلي على محمد وآل محمد مئة مرة، ويستغفر مئة مرة، ويقرأ سور النساء وهود والكهف والصفات والرحمن.

السادس: أن يقرأ سورة الأحقاف والمؤمنون، فمن الصادق (ع) أنه قال: «من قرأ كل ليلة من ليالي الجمعة أو كل يوم من أيامها سورة الأحقاف لم يصبه الله بزرعة في الحياة الدنيا، وأمنه من فزع يوم القيامة إن شاء الله». وقال أيضاً: «من قرأ سورة المؤمنون ختم الله له بالسعادة إذا كان يدمن قراءتها في كل جمعة وكان منزله الفردوس الأعلى مع النبيين والمرسلين».

السابع: أن يقرأ سورة قل يا أيها الكافرون قبل طلوع الشمس عشر مرات، ثم يدعو ليُستجاب دعاؤه، وروي أن الإمام زين العابدين عليه السلام كان إذا أصبح الصباح يوم الجمعة أخذ في قراءة آية الكرسي إلى الظهر، ثم إذا فرغ من الصلاة أخذ في قراءة سورة إنا أنزلناه، وأعلم أن لقراءة آية الكرسي على التنزيل^(١) في يوم الجمعة فضلاً كثيراً.

الثامن: أن يغتسل وذلك من (وكيد) أكيد السنن... وروي عن النبي صلى الله عليه وآله أنه قال لعلي عليه السلام: «يا علي اغتسل في كل جمعة ولو أنك تشتري الماء بقوت يومك وتطويه، فإنه ليس شيء من التطوع أعظم منه». وعن الصادق صلوات الله وسلامه عليه أنه قال: «من اغتسل يوم الجمعة فقال: **أَشْهَدُ**

(١) قال العلامة المجلسي: آية الكرسي على التنزيل على رواية علي بن إبراهيم والكليني م: «اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى عَلِيمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ مَنْ ذَا الَّذِي... إِلَى... هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ».



فهل هذه آية الكرسي التي أنزلها الله ؟ كما يقول هذا (على التنزيل) أم أن قرآنهم ليس هو قرآن المسلمين الذي أنزله الله على نبيه محمد صلى الله عليه وآله وسلم !!

مخالفینا قد استبدوا بهذه القراءة وتصرفوا فيها وجعلوها قنأ لهم ! كما جعل سيوفهم والخليل النحوفنا لهما وتصرفوا فيه على مقتضى عقولهم ! وفرفروا في مسائل المذاهب ومن هذا ترى القراء لم يستعدوا قراءتهم الى اهل البيت عليهم السلام ، وربما استعدوها في بعض الأوقات اليهم لكن يكون من باب ان جاءكم فاسق بنبأ الآية

الثالث ان مسلم توارعنا عن الوحي الالهي وكون الكل قد نزل به الروح الامين ينسب الى طرح الأخبار المستفيضة بل المتواترة الدالة بصريحتها على وقوع التحريف في القرآن كلاما ! ومائة : وإعرابا ، مع ان اصحابنا رضوان الله عليهم قد اطبقتوا على صحتها والتصديق بها (۱) نعم قد خالف فيها المرتضى والصدوق والشيخ الطبرسي وحكموا

(۱) هذا الكلام من السيد الصنف (ره) عجيب ومعنى على ملة اصحاب الحديث وجرى على طريقة الاخباريين التي لا يسيأها والجب من قوله : ان اصحابنا (رض) قد اطبقتوا على صحة تلك الروايات والتصديق بها الخ ليست شمرى منى اطبق اصحابنا على

بأن ما بين دفتي هذا المصحف هو القرآن المنزل لا غير يؤلم يقع فيه تحريف ولا يبدل ومن هنا ضبط شيخنا الطبرسي ده آيات القرآن وأجزائه ! فروى عن النبي ﷺ ان جميع سور القرآن مائة واربع عشرة سورة ، وجميع آيات القرآن ستة آلاف آية ومائتا آية وستة وثلاثون آية ، وجميع حروف القرآن ثلثمائة ألف حرف وإحدى وعشرون ألف حرف ومائتان وخمسون حرفا

والظاهر ان هذا القول انما صدر منهم لأجل مصالح كثيرة ، منها سد باب الطعن عليها بأنه اذا جاز هذا في القرآن فكيف جاز العمل بقواعده وأحكامه بمع جواز لحوق التحريف لها ، وسيأتي الجواب عن هذا كيف وهؤلاء الاعلام رووا في مؤلفاتهم أخبارا كثيرة

۵ مجموع ومؤلف بود الخ
وهذا رئيس السعديين الشيخ الصدوق المعروف بين الامامية بالاعتناء بها يروى بقوله في كتاب اعتقادات الامامية : اعتقدنا ان القرآن الذي انزل الله على نبيه من هو ما بين



شیعہ عالم نعمت اللہ الجزائر ی اپنی کتاب انوار النعمانیہ میں لکھتا ہے کہ

بہت سی روایات، جو تو اتر کی حد کو پہنچتی ہیں، اس بات پر دلیل ہیں کہ موجودہ قرآن میں تحریف ہو چکی ہے، اور اگرچہ مرتضیٰ، صدوق اور شیخ الطبرسی نے اس کے خلاف بیان کیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ قرآن میں تحریف نہیں ہوئی۔ پھر کہتا ہے کہ ان کا یہ قول بہت سی مصلحت کی بناء پر ہے اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے پر طعن کا دروازہ بند کر دیں۔

موجود ہے وہ اسی قرآن کی آیات ہیں مگر اس کی ترتیب نزولی نہیں ہے اور
 اس میں حضورؐ کی تعلیم کردہ تفسیر و تشریحات نہیں ہیں۔ جب ہم موجودہ قرآن مجید
 کو خدا کا کلام تسلیم کرتے ہیں تو پھر ہمارے ایمان کے بارے میں شبہ کیوں؟
 ایمان کا نقص تو آپ کے مذہب میں پایا جاتا ہے جو صرف موجودہ کتاب کو ہی
 کافی سمجھتے ہیں۔ اور اس کے اُس حصہ پر ایمان نہیں رکھتے ہیں جو ظاہر نہ ہوا۔
 بالآخر اقرار کرتے ہیں کہ اس کا بیشتر حصہ جاتا رہا ہے مگر اس جانے والے
 حصہ کو خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتے بلکہ تکذیب کر کے غیر سالم قرآن پر ایمان
 رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان تو ظاہر پر بھی ہے اور غائب پر بھی۔ لہذا ہم سالم الایمان
 ہیں۔ جب آپ ظاہر پر ایمان رکھتے ہیں اور غیب کے منکر ہیں۔ اس لئے آپ
 ناقص الایمان ہیں جب آپ یہ دعوے کرتے ہیں کہ آپ کا پوسے قرآن پر ایمان
 ہے تو اس سے مراد موجودہ قرآن ہوتا ہے۔ جب کہ دعوے قرآن ہے کہ اس
 میں ہر حشاکہ و تر کا بیان موجود ہے جب کہ آپ کے اعتقاد کردہ مکمل قرآن میں وہ جو
 پاکستان کا ذکر نہیں ملتا مگر ہم جس پوسے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اُس میں جو کچھ
 گزر چکا اور جو کچھ گزرنے والا ہے ہر امر کا بیان موجود ہے۔ اور وہ مکمل قرآن ہے
 اس دنیا میں محافظت کی حفاظت میں موجود ہے جسے کہ غیر ظاہر لوگ مَس نہیں کر سکتے
 یہ قرآن فیصلہ ہے آپ کے قرآن کی حفاظت کا یہ حال ہے اُسے ہر پاک دنیا پاک
 جس حالت میں چاہے چھو سکتا ہے اُس کے نسخوں میں اغلاط و سہویات کا امکان
 ہے۔ اس میں آپ موجودہ مملکت خدا واد پاکستان تک کا ذکر نہیں دیکھا سکتے ہیں
 جب کہ ہمارا دعوے ہے جو قرآن مجید کا نسخہ ہمارے امام کی حفاظت میں محفوظ
 ہے اُس میں ہر وہ بات موجود ہے جو مٹھکی یا ہونے والی ہے۔ پس ہمارا ایمان
 مکمل ہے اور آپ کا ناقص ہے کیونکہ آپ جزوی کلام کو ملتے ہیں اور بقیہ کلام کا
 انکار کرتے ہیں جبکہ ہم جزوی و مکمل کلام کے معتقد ہیں۔

اعتراف ۵۵۱: الصافی ص ۱۱۱ میں ہے

الكنية أبلغ من التصريح. يختار السيد شرف الدين هذا الوجه (١).

ويؤيد هذا الوجه رواية واردة عن إمامنا الصادق عليه السلام بسند

على کے نام کو قرآن
سے العباد باللہ منافقین
(یعنی صحابہ کرام) نے
حذف کر دیا ہے

(١) المراجعات : ٢٦٣ .

— ٣٥ —

سلسلة الندوات العقائدية

(٨)

آية الولاية

السيد علي الحسيني الميلاني

**معنى هذا الهراء لا غير
القرآن إذا ذكر فيه اسم
معصومهم علي لا يستطيع
الله حفظه أما إذا لم يذكر
حينها يستطيع حفظه
ما هذه الترهات يا معصوم
ألا يستطيع ربكم أن يذكر
اسمه ويحفظه**

معتبر ، يقول الراوي للإمام : لماذا لم يأت اسم علي في القرآن
بصراحة بتعبيري أنا ، لماذا لم يصرّح الله سبحانه وتعالى باسم علي
في القرآن الكريم ؟ فأجاب الإمام عليه السلام : لو جاء اسمه بصراحة
وبكل وضوح في القرآن الكريم لحذف المنافقون اسمه ووقع
التصرف في القرآن ، وقد شاء الله سبحانه وتعالى أن يحفظ القرآن
﴿ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴾ .

وهذه وجوه تذكر جواباً عن السؤال : لماذا جاءت الكلمة أو
الكلمات بصيغة الجمع ؟

ولعل أوفق الوجوه في أنظار عموم الناس وأقربها إلى الفهم :
أن هذا الإستعمال له نظائر كثيرة في القرآن الكريم ، وفي السنة

کتاب الحُجَّة
خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقت الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

تبیحہ
مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامر وہوی
بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی
مسنف دو صد کتب

کتاب الحجت

۲۲۸

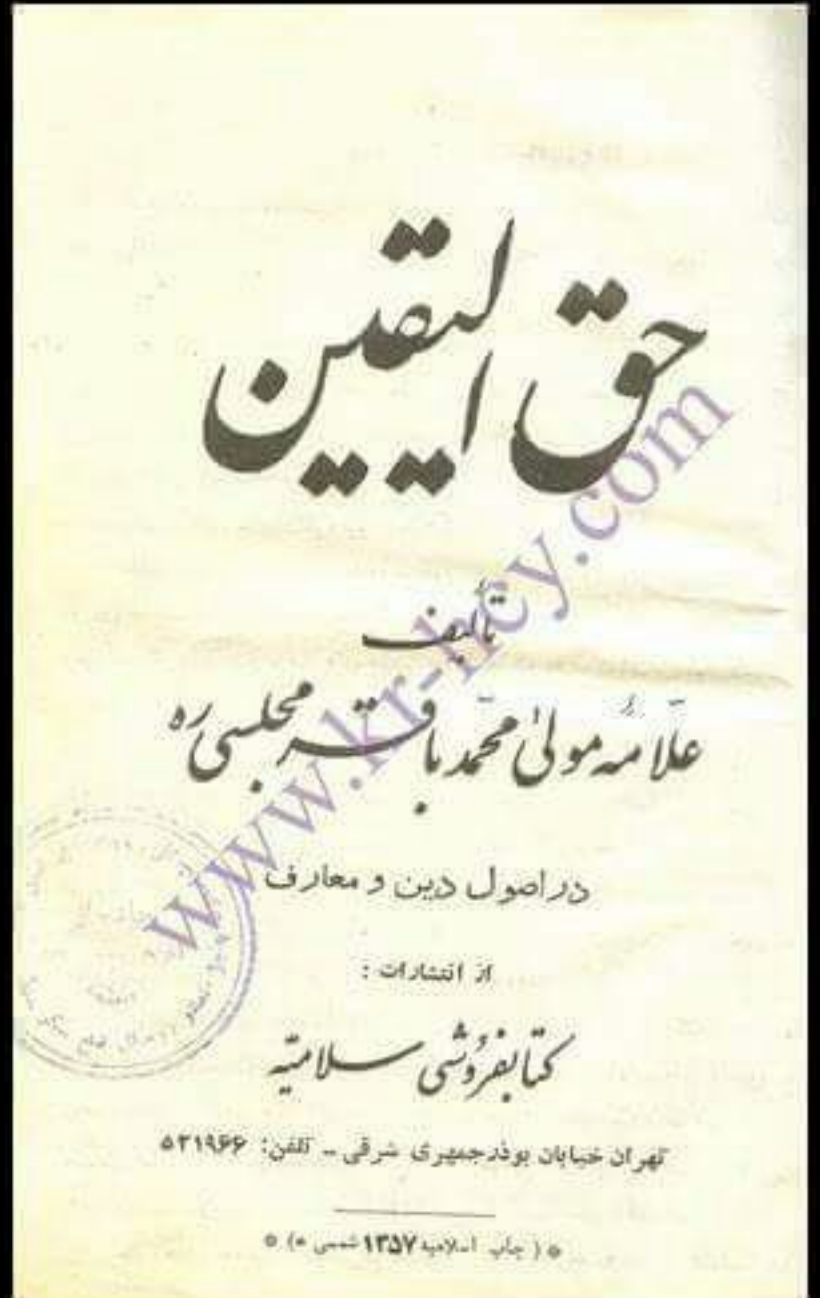
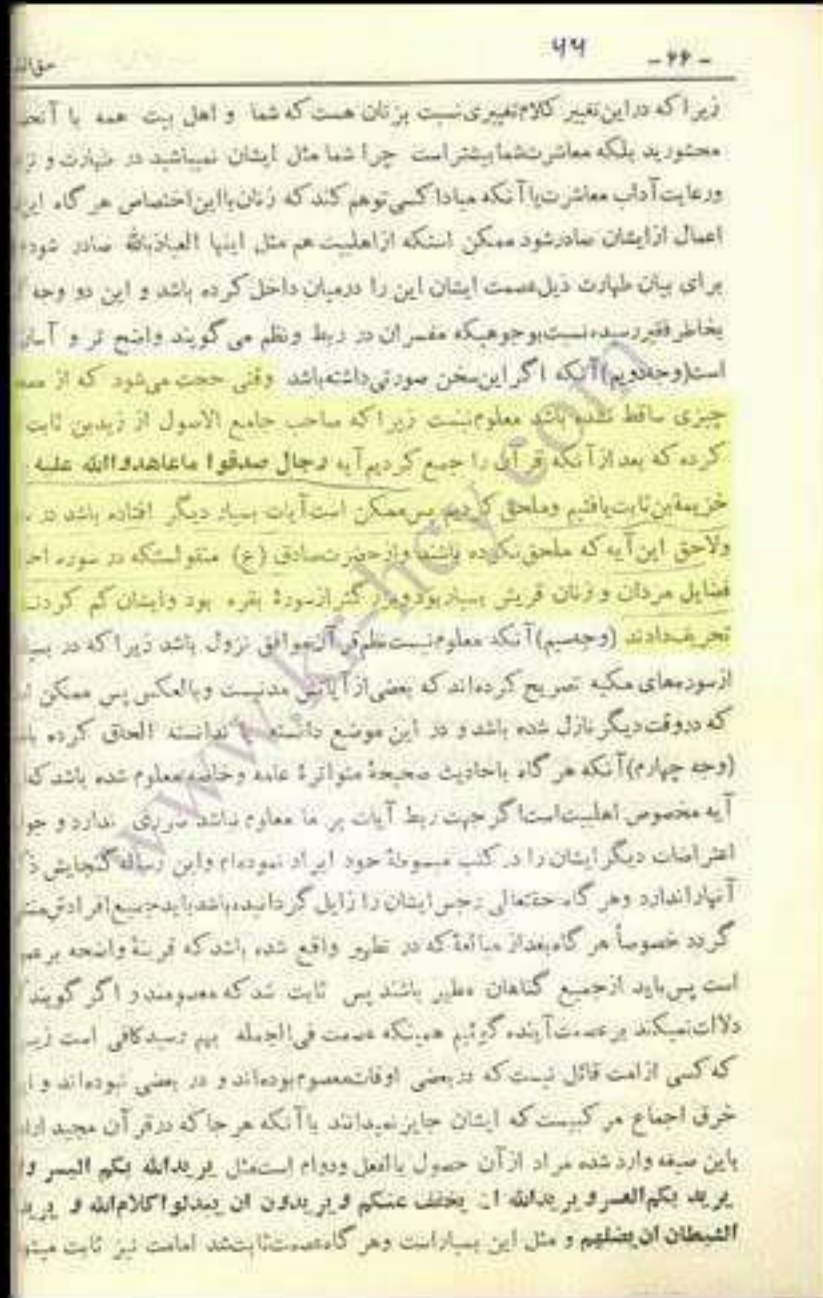
اشانی

۲۳ - الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ الْقُوتِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ: «وَلَقَدْ
عَمَدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلُ» (كَلِمَاتٍ فِي تَحْمِيلِ وَفَاطِمَةَ وَالحُسَيْنَ وَالأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ)
فَنَسِي، هَكَذَا وَاللَّهُ تَرَكْتُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

۲۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آسیہ لقمہ عہدنا کے متعلق فرمایا کہ وہ کلمات تھے محمد علیؑ و آلہٗ و حسن و
حسینؑ اور ان آئمہ کے متعلق جو ان کی ذریت سے ہونے والے تھے آدمؑ ان کو بھول گئے واللہ محمدؐ پر یہی نزولِ آیت ہوا۔

شیعہ سنی بھائی بھائی کیسے؟

جامعین قرآن نے سورۃ احزاب سے جو سورۃ بقرۃ کی طرح طویل تھی، اہل بیتؑ کے فضائل نکال دیئے (نعوذ باللہ)۔ ﴿حق الیقین، صفحہ ۶۶، طبع ایران﴾



اگر یہ کتابیں اور ان کے مصنف شیعہ نہیں تو موجودہ شیعہ ذاکر ان پر لعنت بھیج کر ان سے لا تعلقی کا اعلان کیوں نہیں کرتے؟

۵۔ اَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ . عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ . عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَلِيٍّ . عَنْ جَابِرِ
 الْمَكْفُوفِ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : اَتَّقُوا عَلَيَّ دِينَكُمْ فَاحْجُبُوهُ بِالتَّقِيَّةِ
 فَإِنَّهُ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ . إِنَّمَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالنَّحْلِ فِي الطَّيْرِ لَوْ أَنَّ الطَّيْرَ تَعَلَّمَ مَا فِي أَجْوَافِ
 النَّحْلِ مَا بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ إِلَّا أَكَلَتْهُ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ عَلِمُوا مَا فِي أَجْوَافِكُمْ أَنْتُمْ تُحِبُّونَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَا كُلُّوْكُمْ
 بِالْيَسْتِهِمْ وَ لَنَحْلُوْكُمْ فِي الْبَيْتِ وَالْعَلَانِيَةِ . رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا مِنْكُمْ كَانَ عَلَيَّ وَلَا يَتَنَا .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو مخالفوں سے، پھاؤ اور تقيہ کے ذریعہ سے اُسے
 چھپاؤ جس کے لئے تقيہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں، تم مخالفوں کے درمیان ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی
 اگر وہ جان لیں کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں کیا چیز ہے تو وہ البتہ اس کو کھا جائیں اور اگر تمہارے مخالفین جان لیں
 کہ تمہارے اندر ہم اہل بیت کی محبت ہے تو تم کو اپنی زبانوں سے کھا جائیں یعنی تمہاری مذمت کریں اور پوشیدہ علانیہ
 تم کو گالیاں دیں خدا ان لوگوں پر رحم کرے جو ہماری ولایت کا دم بھرتے ہیں۔

اصول کافی

جلد چہارم

دوسو چھیرواں باب
 تَقِيَّةٌ

((بَابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ناشر

طہر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (حیدرآباد)

أُصول کافی

جلد پنجم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِذْ هَدَانَا رَبُّنَا لَأَكُنَّا مِنَ الْخَاسِرِينَ

ظفر شمیم پبلیکیشنز شریٹ

۳۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : بِي كَمْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ ؟ فَقَالَ : أَقْرَأُهُ أَحْمَسًا ، أَقْرَأُهُ أَتْبَاعًا ، أَمَا إِنْ عِنْدِي مُصْحَفًا مُجَرَّدًا أَرْبَعَةَ عَشَرَ جُزْءًا .

۳۔ راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کتنے دن میں میں قرآن ختم کروں فرمایا پانچ دن یا سات دن میں، میرے پاس قرآن کا ایک ایسا نسخہ ہے جو چودہ اجزاء پر تقسیم کیا گیا ہے تاکہ ہر ماہ میں دوبار ختم ہو (صاحب العسافی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔ کہ حضرت کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ قرآن میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں اور ہم اہلبیت کے قرآن میں، ۱۱ ہزار آیتیں ہیں ہمارا قرآن چودہ اجزاء میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم چودہ دن میں سے ہر روز ایک ہزار دوسو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کر دیں۔

Chapter 11

ترجمہ

اصول کافی

جلد پنجم

کتاب فضل القرآن

السید محمد حسن بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب (ع)

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّا نَسْمَعُ آيَاتِ فِي الْقُرْآنِ لَيْسَ بِهَا عِنْدَنَا كَمَا نَسْمَعُهَا وَلَا نَحْسِنُ أَنْ نَقْرَأَهَا كَمَا بَلَّغْنَا عَنْكُمْ ، فَمَهْلُ نَائِمٌ ، فَقَالَ : لَا ، اقْرَؤُوا كَمَا تَعْلَمُونَ فَسَيَجِبُكُمْ مَنْ يُعَلِّمُكُمْ

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ہم جس طرح آیات قرآن کو سنتے ہیں ہمارے پاس وہ نہیں اور نہ ہم اس طرح پڑھتے ہیں۔ جیسے آپ تو کیا ہم گنہگار ہوتے ہیں فرمایا نہیں جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے اسی طرح پڑھے جاؤ۔ عنقریب وہ آنے والا ہے (حرفِ حجت) جو تم کو تعلیم دے گا۔

Chapter 12

قرآن کو شراب خور خلفاء (ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ) نے بدل دیا، موجودہ قرآن غلط ہے، اس کو اصل حالت میں لانا امام مہدی (بارہویں امام) کا کام ہے، جب امام مہدی (بارہواں امام) آئے گا، اُس دن قرآن اصل حالت میں پڑھا جائے گا (نعوذ باللہ)۔ ﴿ترجمہ قرآن از مولوی مقبول حسین دہلوی، پارہ ۱۲، ص ۳۸۳﴾

فی تالیف و طباعت محفوظ ہے

[illegible]

ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا
سات برس خنی کے آئینے جن میں سوائے اس بخور سے کے جو تین دیگر کھڑے تھے
قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ
اور جو کہش کیا ہو گلاب کھا جائیگے پھر اس کے بعد ایک ایسا برس آئے گا کہ جس میں لوگ بیکریاں
فِيهِ يُفَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصُرُونَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ
ہو جائیگے اور جس میں وہ بخور لینگے بادشاہ نے اسباب یہ تعبیر سنی انھم دیکر
اسْتَوْنِي بِهِ ۚ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ
تعبیر کر سوا اسے کہ سب اس لاؤ جب تک ہی قاصد حضرت برکت کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ تو اپنے
فَسْأَلُهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الَّتِي قَطَعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَأَنَّ
کہ اس پشت کھجا اور اس سے کہہ کے کہ اول ان عورتوں کے ہاں میں تین برس جنہوں نے اپنا ہاتھ کاٹ لیا تھا
رَبِّي يَكْفِيهِنَّ عَلَيْهِمْ ۝ قَالَ مَا خَطْبُكُمْ إِذْ رَأَوْدَتُنَّ
اپنے دو کاروائے پلتر سے خوب گفت کر بادشاہ نے ان عورتوں کو لپکا کر اور بات کیا کہ تم نے خوب پوچھ لیا
يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ
تو تمہاری کیا کہنیت تھی انہوں نے کہا کہ حاشا نہ ہے اس میں کوئی جبری نہیں
مِنْ سُوءٍ ۚ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ النَّحْصُ
پانی عزیز مصر کی بیگم نے اظہار دیا کہ اب تو حق کھڑی ہو گیا
لِحَقٍّ ۚ إِنَّا رَأَوْدَتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ
میں نے اسکو پھنسا چاہا تھا اور وہ اپنے بیان میں اگلے
الضُّدِّ قَيْنَ ۝ ذَلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ
تھا ہے (میں نے اس کا اظہار دیا) اسلئے کہ (جو گفت) جان لے کہ میں نے اس پر پشت
بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِبِينَ ۝
اسکے حق میں کوئی خیانت نہیں کی اور یہ کہ اللہ خیانت کرنے والوں کی حال نہیں چلنے دیتا

[illegible][illegible]

نبی ﷺ کی وفات کے بعد اصلی قرآن علیؑ کے پاس تھا جو وہ ابو بکرؓ کے پاس لائے مگر ابو بکرؓ نے اُسے ٹھکرا دیا جس کی وجہ سے امت مسلمہ اصل قرآن سے محروم ہو گئے (نعوذ باللہ)۔ (شیخ سفینہ، ص ۱۳۸۔ طبع کراچی)

(۱۳۸)

کہا ہوا اور ہمارے سامنے ایک ایسا قرآن آیا کہ جس سے عام قادی نامہ نہیں اٹھا سکتا۔ اسے قرآن فہمی کے لئے ان مفسرین کی کتابوں کی طرف دیکھنا پڑتا ہے کہ جو نزولِ قرآن کے بہت بعد دنیا میں تشریف لائے، حالانکہ قرآن جیسی کتاب کو تو آسان سے آسان بنا کر پیش کرنا چاہیئے تھا مگر زید سے یہ نہ ہو سکا۔ ان میں تو بس اتنی ہی قابلیت تھی کہ آیاتِ قرآنی کو تلاش کریں اور تصدیق کے بعد انہیں جمع کرتے جائیں اور خود خلیفہ کو بھی اس بات کا شعور نہیں تھا کہ اسلام کی بہتری کے لئے ایسا قرآن مرتب ہونا چاہیئے کہ آنے والی نسلیں قرآن کو اچھی طرح سمجھ سکیں اور اس کی تفسیر و تاویل میں غلطی نہ کریں۔ یہی بات قرآن سے ہے کہ انہیں اسلام سے اتنی دلچسپی ہی نہ تھی کہ وہ اس انداز سے سوچتے اور اگر سوچتے بھی تو یہ کام زید بن ثناء یا اد کسی صحابی کے بس کا نہ تھا اور جس کے بس کا تھا (یعنی علی بن ابی طالب علیہ السلام) اس سے یہ کام نہیں لیا جاسکتا تھا اس میں بڑی مصلحتیں تھیں مگر جناب علی بن ابی طالبؑ نے یہ کام بذاتِ خود کیا کیونکہ ان کے دل کو لگی تھی۔ انہیں رسول اللہؐ نے کل ایمان کہا تھا اور کہا تھا کہ علیؑ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے۔ رسول اللہؐ کے اس دنیا سے رخصت ہوتے ہی علی بن ابی طالبؑ قرآن کی ترتیب اور تفسیر کے کام میں لگ گئے اور جب یہ قرآن مکمل ہو گیا تو اسے خلیفہ اہل کے پاس لائے مگر خلیفہ نے اسے قبول نہ کیا۔ آپؑ خاموش گردن جھکائے واپس چلے آئے مگر آنکھیں آئے کہ اب تم اسے قیامت تک نہ دیکھ سکو گے۔ انہوں نے جناب ابو بکرؓ کی مصلحتوں کے سبب دنیا اس علمی خزانے سے محروم ہو گئی۔ جناب علیؑ فرما کے مرتب کردہ قرآن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا متن موجودہ قرآن کے متن سے مختلف نہیں تھا اور فرق یہ تھا کہ جناب علیؑ نے قرآن کو تزیل کے مطابق مرتب کیا تھا اور تفسیری نوٹس تحریر فرماتے تھے لہذا ان کا مرتب کیا ہوا قرآن ان حایوں سے پاک تھا کہ جن کا تذکرہ ہم موجودہ قرآن کے حوالے سے کر چکے ہیں۔

مصحف علیؑ کے بارے میں مفسرین کی رائے :-

جلال الدین سیوطی الاتقان جلد ۱ ص ۶۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ جناب علی بن ابی طالبؑ

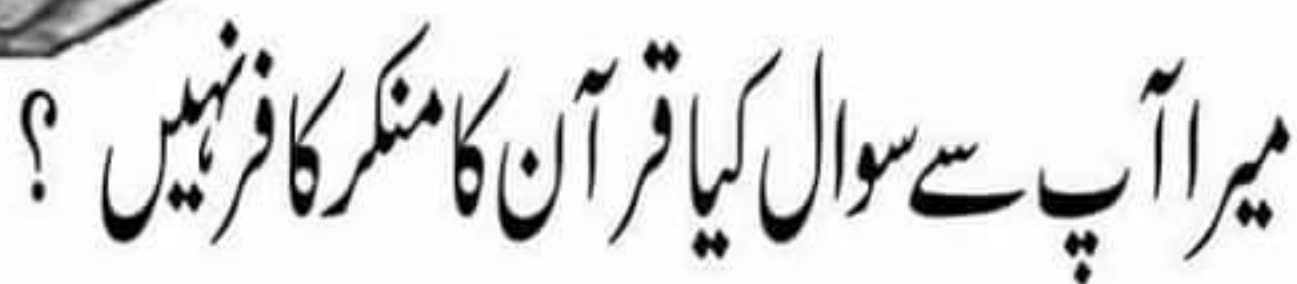
شیخ سقیفہ

حضرت ابو بکرؓ کی حیات و کردار

علی اکبر شاہ

کئے کی تصویر
(نعوذ باللہ)





شیخ سقیفہ
حضرت ابو بکر کی حیات و کردار

علی اکبر شاہ

کئے کی تصویر
(تصویر ۱۰)

(۱۳۳)

حضرت اہم سلمیٰ سے دعایت سے فرمیں بعد ازاں کہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید
 ساتھ ہے اور قرآن مجید کے ساتھ ہے یہاں تک کہ یہ وہ قرآن ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 پڑھتے تھے (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۱)

حضرت علی کا موت علم قرآن ہی کے بارے میں دعویٰ نہ تھا بلکہ آپ چاروں ائمہ کی
 توفیق پر موجود تھے کہ عید کے دن پانچواں فریقہ پڑھا۔

ابن تبریٰ کے لئے قرابت سے اور ابو نعیم کے لئے ان کی انجیل سے اور ابن
 کثیر کے لئے ان کی تفسیر سے اور ابی حاتم کے لئے ان کے قرآن سے جیسے کہ موت
 (تذکرۃ الخلفاء ابی حاتم ص ۱۱۱)

شامہ دل اللہ لا اللہ اللہ میں حضرت علی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔
 آپ نے قرآن مجید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی اہم ترین کر لیا تھا
 لیکن تفسیر سے اس کی اشاعت کا سوچ نہ تھا اور اللہ تعالیٰ متعدد دہائیوں میں حضرت علی
 علیہ السلام کے مشیر خاص حضرت عمرؓ کے علمی شہسوار کو نظر انداز کر دیا تو جیسا
 غافل میں ہوں گی جس کی بنا پر وہ دونوں سے نوکر نہیں کیا جاسکتا تو ایک بات واضح ہے کہ
 اہم علی بن ابی طالبؓ جیسے شخص کی طرح کوئی شخص نہ ہو سکتا تھا کہ وہ حضرت علیؓ کی نظروں میں کم کرنے کے
 لئے کیا گیا تھا۔

جسے قرآن کو مکتب اور مرکزِ نبوت قرار دیا جائے گا یہ عمر بن الخطابؓ کے اچھے بڑے
 ہونے کا دلورہ نہایت پر اثر ہے اور یہاں خلیفہ کی حیثیت تک نہیں تھی لہذا یہ تو بھی اچھا
 برآمد نہیں ہوا۔ اہم کے اہم میں ایک ہی قرآن اور ایک ہی عمرؓ کی تفسیر نہ دل کے مطابق نہ
 تھی اور قرآن مجید کی اگر عمرؓ کے مطابق تھا اور اس کے حاشیہ پر تفسیر کی تو اس میں تھا
 خلیفہ کو اس کے حکم سے بھی کیا ہوا قرآن۔

یہ قرآن کتب جس زمان کے اہم رہے بعد ازاں قرآن کو کشفی کا ہر فرقہ اپنے
 لئے باطنی زندگی کے ساتھ گزرتا رہا جیسا کہ ہم اس قرآن کی تفسیر نہ دل کے مطابق نہیں

شیعہ کا عقیدہ تحریف قرآن

شیعہ روافض کہتے ہیں: آپ کے اعتقاد کردہ مکمل قرآن میں پاکستان کا ذکر نہیں مل پاتا مگر ہم جس پورے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اس میں جو کچھ گزر چکا اور جو کچھ گزرنے والا ہے ہر امر کا بیان موجود ہے

۵۵۲

موجود ہے وہ اُسی قرآن کی آیات ہیں مگر اس کی ترتیب نزولی نہیں ہے اور اس میں حضورؐ کی تعلیم کردہ تفسیر و تشریحات نہیں ہیں۔ جب ہم موجودہ قرآن مجید کو خدا کا کلام تسلیم کرتے ہیں تو پھر ہمارے ایمان کے بارے میں شبہ کیوں؟ ایمان کا ناقص تو آپ کے مذہب میں پایا جاتا ہے جو صرف موجودہ کتاب کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ اور اس کے افس حصہ پر ایمان نہیں رکھتے ہیں جو ظاہر نہ ہوا۔ حالانکہ اقرار کرتے ہیں کہ اس کا بیشتر حصہ جاتا رہا ہے مگر اس جانے والے حصہ کو خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتے بلکہ تکذیب کر کے غیر سالم قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان تو ظاہر پر بھی ہے اور غائب پر بھی۔ لہذا ہم سالم ایمان ہیں۔ جب آپ ظاہر پر ایمان رکھتے ہیں اور غیب کے منکر ہیں۔ اس لئے آپ ناقص الایمان ہیں جب آپ یہ دعوے کرتے ہیں کہ آپ کا پورے قرآن پر ایمان ہے تو اس سے مراد موجودہ قرآن ہوتا ہے۔ جب کہ دعوے قرآن ہے کہ اس میں ہر شک و شبہ کا بیان موجود ہے جب کہ آپ کے اعتقاد کردہ مکمل قرآن میں دوسرے پاکستان کا ذکر نہیں مل پاتا مگر ہم جس پورے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اس میں جو کچھ گزر چکا اور جو کچھ گزرنے والا ہے ہر امر کا بیان موجود ہے۔ اور وہ مکمل قرآن اس دنیا میں مافط کی مخالفت میں موجود ہے جسے کہ غیر ظاہر لوگ مس نہیں کر سکتے یہ قرآن فیصلہ ہے آپ کے قرآن کی مخالفت کا یہ حال ہے اُسے ہر پاک و ناپاک جس حالت میں چاہے چھپو سکتا ہے اُس کے نسخوں میں اغلاط و سبویات کا امکان ہے۔ اس میں آپ موجودہ مملکت خدا واد پاکستان تک کا ذکر نہیں دیکھا سکتے ہیں جب کہ ہمارا دعوے ہے جو قرآن مجید کا نسخہ ہمارے امام کی مخالفت میں محفوظ ہے اُس میں ہر وہ بات موجود ہے جو ہو چکی یا ہونے والی ہے۔ پس ہمارا ایمان مکمل ہے اور آپ کا ناقص ہے کیونکہ آپ جزوی کلام کو مانتے ہیں اور بقیہ کلام کا انکار کرتے ہیں جبکہ ہم جزوی و کلی کلام کے متفق ہیں۔

اعتز افتر ۸۴۵ - الصالحون من الامم

ذکاء الاذہان بحباب جلالہ الاذہان

ہزار ہتھاری دس ہتھاری



مصنف عبدالکریم مشتاق

رحمت اللہ علیہ ایجنسی اشرف آباد کتاب گھر لاہور

تحریف قرآن کا قاتل رافضی

شیعہ کا مستند اور بڑا عالم شیخ مفید کہتا ہے قرآن کریم کی تحریف کے بارے میں آئمہ کی روایات

متواتر ہیں

اولیٰ المقالات الشیخ المفید صفحہ نمبر ۸۰-۸۱

۵۹۔ القول فی تألیف القرآن و ما ذکر قوم من الزیادة فیہ و النقصان
اقول: إن الأخبار قد جاءت مستفیضة عن أئمة الهدی من آل
محمد (ص)، باختلاف القرآن و ما أحدثه بعض الظالمین فیہ من الحذف

مُصَنَّفَاتُ الشَّيْخِ الْمُقَيَّدِ

الجزء ۱۷۳

۸



INTERNATIONAL UNIVERSITY
OF
MEDINA

أَوَّلُ الْمُقَيَّدَاتِ

Shah Zad

المؤلف: الشیخ المفید

للشیخ المفید ۸۱

والنقصان، فأما القول فی التألیف فالوجود یقضي فیہ بتقديم المتأخر و تأخیر
المتقدم و من عرف النسخ و النسخ و المكی و المدني لم یرتب (۱) بما ذكرناه.

وأما النقصان فإن العقول لا تحيله و لا تمنع من وقوعه، و قد امتحنت مقالة
من ادعاه، و كلمت علیه المعتزلة و غیرهم طویلا فلم اظفر منهم بحجة اعتمدها

فی مسأله. و قد كان جماعة من اهل الإمامة إنه لم ينقص من كلمه و لا من آیه